مظلوم مُصنّف
(حصّہ اوّل)
محققِ دوراں، محسنِ علماء اہلسنت، سرمایۂ اہلسنت، پاسبانِ مسلکِ اہلسنت
حضرت علامہ مولانا ابو محمد
محمد اعجاز قادری اُویسی رضوی مدظلہ العالی

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الصلوۃ والسلام علیک یا رحمۃ للعالمین ﷺ

مظلوم مُصنّف

(حصّہ اوّل)

محققِ دوراں، محسنِ علماءِ اہلسنّت، سرمایۂ اہلسنّت، پاسبانِ مسلکِ اہلسنّت

حضرت علامہ مولانا ابو محمد محمد اعجاز قادری اُویسی رضوی مدظلہ العالی

الحمد للہ رب العا لمین وا لصلوٰ ۃ و السلام علیٰ سیدا لانبیاء و المرسلین

اللہ تعالیٰ وحدہ لاشریک ہے۔وہ اپنی ذات میں،صفات میں تنہا ہے،بے مثال ہے،لاجواب ہے،اسی کیلئے ہر کمال ہے،اسی کی ذاتِ مقدّس کو ہر خوبی شایاں ہے،وہ ربِ قدیر ہر کمال وخوبی کا جامع ہے،وہی پروردگارِ عالَم ہے،وہی خالق و مالکِ کائنات ہے،تمام اشیاء اسی کے کرم سے موجود ہوئیں،وہی سب کا بنانے والا ہے،اس کے ارادے سے ہی ہر شئی نے وجود پایا،جب تک وہ چاہے گا،زندگی کی رونقیں اشیاءِ کائنات میں جلوہ گر رہیں گی۔جب وہ چاہے گا،اشیاءِ عالَم کو موت کی آغوش سے ہم دوش کر دے گا،انہیں وجود کی دنیا سے نکال کر دوبار "پردۂ عدم" میں ڈال دے گا۔اسی کے زیرِ قدرت کائنات کا نظام بغیر کسی فساد کے رواں دواں ہے،وہی احکم الحاکمین ہے،وہ ذات پاک ہے،وہ تمام عالم سے بے نیاز ہے،وہ اکیلا ہے۔نہ وہ کسی سے پیدا ہوا،نہ کوئی اس سے،نہ ہی کوئی اس کا ہمسر و برابر ہے،وہی ذات لائق حمد وثناء ہے۔تمام جہانوں میں وہی اس بات کا سب سے زیادہ حق دار ہے کہ اسی کی عبادت کی جائے،اسی کو معبود مانا جائے،اسی کو مسجود مانا جائے،اسی کی بارگاہ میں اپنی جبینوں کو جھکایا جائے،اسی سے امداد واستعانت طلب کی جائے،اسی سے اپنے دکھ،درد کا اظہار کر کے اپنے غموں کا مداوا کیا جائے۔کیونکہ بس!وہی ہے جو اپنے مظلوم بندوں کی صداؤں کو سنتا ہے۔پھر اپنے فضل وکرم سے مظلوموں کو ظالموں کے ظلم وستم سے رہائی دیتا ہے،اس کی بارگاہ سے کوئی بندہ نامراد وناکام نہیں لوٹتا،جو بھی اس کا بندہ اسے پکارے تو یہ مالک ومولیٰ اپنی شان کے موافق اسے جواب عنایت فرماتا ہے۔یعنی کسی کی آہ وبکا،فریاد وگریہ وزاری اس کی بارگاہ سے ناشاد ونامقبول نہیں ہوتی۔وہ سب کی سنتا ہے،جانتا ہے اور پھر اپنے خزانۂ غیب سے سائلوں کو نوازتا ہے،نامرادوں کی جھولیوں کو بھر دیتا ہے،حسرت زدوں کی حسرتوں کو پورا کرتا ہے،ہر ایک سائل کو عطا فرماتا ہے کوئی سائل محرم بارگاہ نہیں رہتا ہر کوئی اس بارگاہ عالی کی حاضری کے بعد شاد وآباد رہتا ہے۔وہ ہر ایک کی پکار سنتا ہے لیکن "مظلوم کی صدا" و "دعا" کو تمام دعاؤں وصداؤں سے قبل اپنی بارگاہ میں شرفِ قبولیت عطا فرماتا ہے یعنی مظلوم کی دعا اور رب تعالیٰ کی بارگاہ کے مابین کوئی شئی حائل نہیں ہوتی۔یہ شکستہ دل دنیا کی نظروں میں اگرچہ وقعت نہیں رکھتے مگر اس ربِ کریم کی بارگاہ میں یہ بہت عظمت والے ہیں۔

تو بچا بچا کہ نہ رکھ اُسے تیرا آئینہ وہ ہے آئینہ
جو شکستہ ہو تو عزیز تر ہے نگاہ آئینہ ساز میں

(اقبال)

اوران مظلوموں، شکستہ دلوں کی صداؤں اور دعاؤں کے مابین کوئی شئی حائل ہو بھی تو کیسے ہو۔ حدیث مبارکہ میں آتا ہے "انا عند المنکسرة القلوب" یعنی میں ان ٹوٹے ہوئے، شکستہ دلوں کے قریب ہی جلوہ فرما ہوں۔ (مرقاۃ السالکین، صفحہ ۱۷۹)

تو اب حجاب ہو تو کیسا ہو، دوری ہو تو کیسی ہو یہاں دعا نکلی، وہاں اُس ربِ کریم کی بارگاہ بے کس پناہ میں جا پہنچی کیونکہ

؎ دل سے جو بات نکلتی ہے اثر رکھتی ہے
پر نہیں طاقتِ پرواز مگر رکھتی ہے
(اقبال)

اس گفتگو وتمہید کے بعد اب آئندہ سطور میں آپ ایک "مظلوم مصنّف" کے متعلق پڑھیں گے یہ کوئی افسانوی کہانی یا ڈرامائی تحریر نہیں بلکہ ایک تلخ حقیقت ہے اے کاش اس تحریر کی نوبت ہی نہ آتی

"مگر کریں کیا نصیب میں یہ نامرادی کے دن لکھے تھے"

مظلومیت کی یہ داستانیں ہر دور میں اہل ایمان کی ثابت قدمی، عزم واستقلال کا ثبوت پیش کرتیں رہیں ہیں۔ "مظلومِ کربلا" سے "مظلوم مفکّر" تک اور "مظلوم مفکّر" سے "مظلوم مصنّف" تک سب میں ایک بات مشترک ہے کہ مظلومیت کے باوجود بھی ان کے پایۂ ثبات میں لغزش نہیں آئی اور یہ کوہِ پیا صبر واستقلال کا مظاہرہ کر کے میدانِ جہاد و عمل اور خدمت ومحافظتِ اسلام کے لئے اپنی زندگیاں پیش کرتے رہے اور بصورت "مظلوم مصنّف" کر رہے ہیں۔ اسی "مظلوم مصنّف" کی گراں مایۂ خدماتِ اسلام وعلم کے لئے یہ کتاب لکھی ہے تاکہ اہلِ اسلام اِن کی خدمات سے روشناس ہوں اور میدانِ عمل میں آ کر اس "مظلوم مصنّف" کی دعاؤں سے فیض یاب ہوں۔

مقدمہ در فضائلِ علم وعلماء

"مظلوم مصنّف" پر تفصیلی گفتگو سے پہلے مناسب معلوم ہوتا ہے کہ علم وعلماء کا مقام ومرتبہ قرآن وحدیث واقوال آئمہ کی روشنی میں مختصراً تحریر کیا جائے تاکہ "مظلوم مصنّف" کے موضوع ومقصود سے درست آگاہی ہو جائے۔

اللہ تعالیٰ نے انسان کو تخلیق فرمایا اور اسے تمام مخلوقات میں سب سے افضل وبرتر مقام بخشا یعنی اسے "اشرف المخلوقات" کیا پھر ان انسانوں میں بھی بعض کو بعض پر فوقیت عطا کی۔ جن مقدّس اشخاص کو چاہا انہیں منتخب فرما کر نبوت و

رسالت کی نعمت و عظمت سے مشرف کیا اور دیگر تمام مخلوقات میں ان حضرات کو شرف و بزرگی کے منصبِ عظیم پر فائز کیا اور ان تمام انبیاء و مرسلین کا سردار حضور نبی کریم ﷺ کی ذاتِ گرامی کو بنایا۔ جس طرح حضور نبی کریم ﷺ کو تمام انبیاء و مرسلین کا سردار بنایا اسی طرح آپ ﷺ کے طفیل اس اُمتِ محمدیہ کو بھی تمام اُمتوں سے افضل و اعلیٰ بنا کر تمام اُمتوں کا سردار کیا۔ قرآن و حدیث میں بے شمار مقامات پر اس اُمت کی فضیلت و بزرگی عظمت و شرف، مقام و منزلت کو نہایت احسن طریقے سے واضح کیا گیا ہے۔ اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے کہ

کنتم خیر اُمۃ اخرجت للناس تامرون بالمعروف وتنھون عن المنکر

ترجمہ﴾ ''تم بہتر ہو سب اُمتوں میں جو لوگوں میں ظاہر ہوئیں بھلائی کا حکم دیتے ہو اور بُرائی سے منع کرتے ہو''۔

(سورۃ آلِ عمران، آیت نمبر ۱۱۰)

اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے واضح طور پر اُمت محمدیہ کی بہتری و بزرگی کو بیان کیا ہے تو جس طرح اُمتِ محمدیہ تمام اُمتوں سے افضل ٹھہری اسی طرح اُس کے افراد بھی دیگر اُمتوں سے افضل و اعلیٰ ہوئے۔ اُمتِ محمدیہ اپنے عموم کے اعتبار سے تمام اُمم سابقہ پر فضیلت رکھتی ہے اور خصوص کے اعتبار سے اس کے بعض افراد کو ایک خاص شرف و مرتبت دیگر اُمتوں کے افراد پر اور اُمت محمدیہ کے افراد پر حاصل ہے۔

یہ بعض اشخاص کون ہیں؟ کہ جن کو سابقہ اُمم پر فضیلت کے ساتھ ساتھ اس اُمت محمدیہ کے افراد پر بھی فوقیت حاصل ہے تو اس بارے میں قرآن و حدیث کی واضح نصوص اس بات کا جواب دیتی ہیں کہ وہ مقدس، بابرکت، باسعادت اشخاص ''علماء اسلام''، ''علماء ربانیین'' ہیں۔

علماء کرام اللہ تعالیٰ کے محبوب ترین بندوں میں سے ہیں۔ انبیاء و مرسلین کے بعد اللہ تعالیٰ جل شانہ کی بارگاہ عالی میں علماء اسلام کا بہت بڑا مرتبہ و مقام ہے ان کے مقام و رفعت کا دلنشین بیان اس آیت میں ملاحظہ فرمایئے

اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے کہ

اطیعوا اللہ و اطیعوا الرسول و اولی الامر منکم

ترجمہ﴾ ''حکم مانو اللہ کا اور حکم مانو رسول (ﷺ) کا اور ان کا جو تم میں حکومت والے ہیں''۔

(سورۃ نساء، آیت نمبر ۵۹)

اکثر مفسرین کرام فرماتے ہیں کہ ''اُولیٰ الامر'' سے مراد ''علماء اسلام'' ہیں تو اب غور فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ نے

اس آیت کریمہ میں اپنی اور اپنے رسول ﷺ کی اطاعت کے ساتھ ہی علماء اسلام کی اطاعت کا ذکر فرمایا ہے۔اس آیت مبارکہ کا انداز و اسلوب بیان ہی علماء اسلام کی رفعت و بلندی کو واضح و اکمل طریق سے بیان کر رہا ہے۔

اس کے علاوہ بے شمار آیات و احادیث موجود ہیں جو کہ صراحتاً ''علماء اسلام'' کے فضائل و مناقب بیان کرتیں ہیں۔احادیث مبارکہ اور اقوال صحابہ و اکابرینِ اُمت تو اس قدر کثرت سے وارد ہیں کہ جن سے ہزاروں کتب کے بے شمار صفحات و سطور منقش و معمور ہیں جن کے مطالعے سے اہل ایمان و محبانِ علم و علماء کرام کی آنکھیں خوشی سے خیرہ ہو جاتی ہیں۔مردہ دلوں میں زندگی کی روحیں جگمگاتی ہیں اگر فقط ان احادیث و اقوال کو یکجا کر دیا جائے تو ان کی تعداد و وسعت اس قدر کثیر ہو جائے کہ پھر

''سفینہ چاھئیے اس بحر بے کراں کیلئے''

علماء اسلام کے مناقب و فضائل کے متعلق ذیل میں چند آیات و احادیث نیز اقوال آئمہ کو ذکر کیا جاتا ہے تاکہ اصل موضوع کے مطلوب و مقصود تک باآسانی رسائی ہو جائے۔

﴿قرآن مجید اور فضائل علماء اسلام﴾

۱) يَرْفَعِ اللّٰهُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مِنْكُمْ وَالَّذِيْنَ اُوْتُوا الْعِلْمَ دَرَجٰتٍ

(سورۃ المجادلہ، آیت نمبر ۱۱)

ترجمہ﴾ اللہ تعالیٰ تمہارے، ایمان والوں کے اور ان کے جن کو علم دیا گیا درجے بلند فرمائے گا۔

۲) اِنَّمَا يَخْشَى اللّٰهَ مِنْ عِبَادِهِ الْعُلَمٰٓؤُا

(سورۃ الفاطر، آیت ۲۸)

ترجمہ﴾ اللہ تعالیٰ سے اس کے بندوں میں وہی ڈرتے ہیں جو علم والے ہیں۔

۳) بَلْ هُوَ اٰيٰتٌۢ بَيِّنٰتٌ فِيْ صُدُوْرِ الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْعِلْمَ

(سورۃ العنکبوت، آیت ۴۹)

ترجمہ﴾ بلکہ وہ روشن آیتیں ہیں ان کے سینوں میں جن کو علم دیا گیا۔

۴) وَتِلْكَ الْاَمْثَالُ نَضْرِبُهَا لِلنَّاسِ وَمَا يَعْقِلُهَآ اِلَّا الْعٰلِمُوْنَ

(سورۃ العنکبوت، آیت ۴۳)

ترجمہ﴾ اور یہ مثالیں ہم لوگوں کے لئے بیان فرماتے ہیں اور انہیں نہیں سمجھتے مگر علم والے۔

۵) وَلَوْ رَدُّوْهُ اِلَى الرَّسُوْلِ وَ اِلٰٓى اُولِى الْاَمْرِ مِنْهُمْ لَعَلِمَهُ الَّذِيْنَ يَسْتَنْۢبِطُوْنَهٗ مِنْهُمْ

(سورۃ النساء، آیت ۸۳)

ترجمہ﴾ اور اگر اس میں رسول اور اپنے ذی اختیار لوگوں کی طرف رجوع لاتے تو ضرور ان سے اس کی حقیقت جان لیتے یہ جو بعد میں کاوش کرتے ہیں۔

۶) نَرْفَعُ دَرَجٰتٍ مَّنْ نَّشَآءُ ؕ وَفَوْقَ كُلِّ ذِىْ عِلْمٍ عَلِيْمٌ

(سورۃ یوسف، آیت ۷۶)

ترجمہ﴾ ہم بلند کرتے ہیں درجات میں جسے چاہتے ہیں اور ہر علم والے سے بڑھ کر ایک علم والا ہے۔

﴾احادیث مبارکہ اور فضائل علماء﴿

حدیث نمبر ۱﴾ **عن معاویة رضی الله عنه قال سمعت النبی ﷺ یقول من یرد الله به خیرًا یفقهه فی الدین۔**

ترجمہ﴾ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے حضور اکرم ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا اللہ تعالیٰ جس کے ساتھ بھلائی کا ارادہ فرماتا ہے اسے دین کی سمجھ بوجھ عطا فرما دیتا ہے۔

۱) بخاری شریف، کتاب العلم، باب من یرد الله به خیراً (جلد ۱، صفحہ ۳۹)

۲) مسلم شریف، کتاب الزکاۃ، باب النهی عن المسالة (جلد ۲، صفحہ ۷۱۶)

۳) الترغیب، کتاب العلم، باب الترغیب فی فضل العلماء (جلد ۱، صفحہ ۵۳)

حدیث نمبر ۲﴾ **عن انس بن مالک رضی الله عنه قال قال رسول الله ﷺ ان مثل العلماء فی الارض کمثل النجوم فی السماء یهتدی بها فی ظلمات البر و البحر فاذا انطمست النجوم اوشک ان تضل الهداة۔**

ترجمہ﴾ حضرت سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اکرم ﷺ نے فرمایا کہ علمائے کرام زمین میں ان ستاروں کی طرح ہیں جن کے ذریعے بحر و بر کے اندھیروں میں راہنمائی حاصل کی جاتی ہے اور اگر ستارے غروب

ہوجائیں تو قریب ہے کہ (مسافروں کوراستہ دکھانے والے) راہ نما بھٹک جائیں (یعنی علماء کرام نہیں ہوں تو عوام گمراہ ہوجائے)۔

۱) مسند امام احمد بن حنبل (جلد۳،صفحہ۱۵۷)

۲) الترغیب والترہیب باب فی فضل العلماء (جلد۱،صفحہ۶۰)

حدیث نمبر۳﴾ عن ابن عباس رضی اللہ عنہ قال قال رسول اللہ ﷺ فقیه واحد اشد علی الشیطان من الف عابد۔

ترجمہ﴾ حضرت سیدنا عبداللہ ابن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور اکرم ﷺ نے فرمایا کہ ایک فقیہ شیطان پر ایک ہزار عابد سے زیادہ بھاری ہے۔

۱) سنن ترمذی کتاب العلم باب ماجاء فی فضل الفقه (جلد۵،صفحہ۴۸)

۲) سنن ابن ماجہ مقدمہ باب فضل العلماء (جلد نمبر۱،صفحہ۸۱)

۳) جامع بیان العلم باب تفضیل العلم علی العبادۃ (صفحہ۴۱)

۴) الترغیب للمنذری باب فضل العلماء (جلد۱،صفحہ۶۱)

حدیث نمبر۴﴾ عن ابی الدرداء رضی اللہ عنہ قال سمعت رسول اللہ ﷺ فضل العالم علی العابد کفضل القمر علی سائر الکواکب ان العلماء ورثة الانبیاء

ترجمہ﴾ حضرت سیدنا ابودرداء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے حضور ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا کہ عابد پر عالم کی فضیلت ایسے ہی ہے جیسے چودھویں رات کے چاند کی فضیلت تمام ستاروں پر ہے اور بے شک علماء انبیاء کرام کے وارث ہیں۔

۱) سنن ترمذی، کتاب العلم، باب ماجاء فی فضل الفقه (جلد۵،صفحہ۴۷)

۲) جامع بیان العلم، باب ذکر حدیث ابی الدرداء فی ذالک (صفحہ۵۲)

۳) ابن ماجہ، باب فضل العلماء و الحث علی طلب العلم (جلد۱،صفحہ۸۱)

۴) احیاء العلوم، باب فی فضل العلم و التعلیم (جلد۱،صفحہ۱۳)

حدیث نمبر۵﴾ عن معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ قال قال رسول ﷺ العالم امین اللہ علی الارض

ترجمہ حضرت سیدنا معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ عالم زمین میں اللہ تعالیٰ کا امانت دار ہے۔

۱) جامع بیان العلم، باب تفضیل العلم علی العبادۃ (صفحہ ۴۷)

۲) احیاء العلوم الدین، باب فضل العلم و التعلیم (جلد ۱، صفحہ ۱۳)

حدیث نمبر ۶ **عن ابی الدرداء رضی اللہ عنہ قال قال رسول ﷺ یوزن یوم القیامۃ مداد العلماء ودم الشہداء**

ترجمہ حضرت سیدنا ابودرداء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ بروز قیامت علماء اسلام کے قلم کی سیاہی اور شہیدوں کا خون تولا جائے گا (اور یہ سیاہی شہداء کے خون پر غالب آجائی گی)

۱) جامع بیان العلم، باب تفضیل العلم علی العبادۃ (صفحہ ۴۸)

۲) احیاء العلوم الدین، باب فضل العلم و التعلیم (جلد ۱، صفحہ ۱۴)

حدیث نمبر ۷ **عن عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ قال قال رسول ﷺ فضل العالم علی العابد سبعون درجۃ**

ترجمہ حضرت سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ حضور نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ عالم کو عابد پر ستر درجے فضیلت ہے۔

۱) الترغیب والترہیب، باب فضل العلم و العلماء (جلد ۱، صفحہ ۶۱)

یہ روشن آیتیں، یہ مبارک حدیثیں نہایت آب وتاب کے ساتھ اُفقِ ذہن کو اپنی تابانیوں سے منور کر رہی ہیں اور ان کے نور سے علماء اسلام کا مقدس مرتبہ ومقام دن کے اُجالے سے بھی زیادہ واضح اور روشن ہو کر اہل اسلام وایمان کے مشام دل وجان کو منور ومعطر کر رہا ہے۔

ذالک فضل اللہ یوتیہ من یشاء و اللہ ذوالفضل العظیم

اقوال اکابرین اسلام در فضائل علماء کرام

قول نمبر ۱ **قال امیر المؤمنین عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ موت الف عابد قائم الیل صائم النہار أھون**

من موت عالم بصیر بحلال اللہ وحرامہ۔

ترجمہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رات کو عبادت کے لئے قیام کرنے اور دن کو روزہ رکھنے والے ایک ہزار عبادت گزاروں کی موت ایک ایسے عالم کی موت کے سامنے ہیچ ہے جو اللہ تعالیٰ کے حلال وحرام کی سمجھ رکھتا ہو۔

۱) احیاء العلوم الدین، باب فضیلۃ التعلم (جلد۱، صفحہ۱۶)

قول۲ قال امیر المؤمنین علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ العالم افضل من الصائم القائد المجاھد و اذا مات العالم ثلم فی الاسلام ثلمۃ لایسدھا الاخلف منہ

ترجمہ حضرت علی مرتضیٰ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رات بھر عبادت کے لئے کھڑے رہنے والے اور دن کو روزہ رکھنے والے مجاہد سے عالم افضل ہے اور جب کوئی عالم فوت ہو جاتا ہے تو اسلام میں ایسا رخنہ پیدا ہو جاتا ہے جسے اس کا کوئی نائب ہی بھر سکتا ہے۔

۱) احیاء العلوم الدین (جلد۱، صفحہ۱۴)

قول۳ قال الحسن البصری رضی اللہ عنہ یوزن مدادا لعلماء بدم الشھد اء فیر جح مداد العلماء بدم الشھداء

ترجمہ حضرت حسن بصری رضی اللہ عنہ سے منقول ہے کہ فرمایا علماء کی تحریرات کی سیاہی کو شہداء کے خون کے مقابلے میں تولا جائے گا تو شہداء کے خون سے علماء کی سیاہی زیادہ وزنی ہوگی۔

۱) احیاء العلوم الدین (جلد۱، صفحہ۱۵)

قول نمبر۴ قال صالح المری سمعت الحسن البصری یقول الدنیا کلھا ظلمۃ الامجالس العلماء

ترجمہ حضرت صالح المری کہتے ہیں کہ میں نے حضرت حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ تمام دنیا بے نور ہے سوائے مجالسِ علماء کے۔ (جب مجالس کا یہ عالم ہے تو جس کے سبب سے مجالس عظمت والی ہوئیں (یعنی علماء) تو اُن کا مقام کیا ہوگا؟)

۱) جامع بیان العلم (صفحہ۷۶)

قول نمبر۵ قال ابو الاسود الدولی الملوک حکام علی الناس والعلماء حکام علی الملوک

ترجمہ حضرت ابوالاسواد الدؤلی نے فرمایا کہ بادشاہ لوگوں پر حاکم ہوتے ہیں اور علماء بادشاہوں پر حکمرانی کرتے ہیں۔

۱) جامع بیان العلم (صفحہ۸۴)

قول نمبر۶ **قال الحسن البصری رضی اللہ عنہ لولا العلماء لصار الناس مثل البهائم**

ترجمہ حضرت حسن بصری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اگر علماء کرام نہ ہوتے تو لوگ چوپایوں کی طرح ہوتے (یعنی علماء کی برکت سے لوگ اصل انسانیت کے مطالب سے آگاہ ہوتے ہیں اگر یوں نہ ہوتو انسان اور جانور میں کوئی فرق نہ رہے)

۱) احیاء العلوم الدین (جلد۱، صفحہ۱۸)

۲) جامع بیان العلم (صفحہ۸۴)

قول نمبر۷ **سئل عبد اللہ بن مبارک رضی اللہ عنہ من الناس؟ فقال العلماء**

ترجمہ حضرت عبداللہ بن مبارک رضی اللہ عنہ سے پوچھا گیا کہ انسان کون ہیں؟ تو اُنہوں نے فرمایا کہ علماء کرام۔

۱) احیاء العلوم الدین (جلد۱، صفحہ۱۴)

اس قول پر توجہ کریں کہ حدیث وفقہ کے کتنے بڑے امام نے غیر عالم کو انسانوں میں ہی شمار نہیں کیا کیوں کہ جس خصوصیت کے ذریعے انسان، تمام جانوروں سے ممتاز ہوتے ہیں وہ علم ہے پس انسان اُس وصف کے ذریعے انسانِ کامل ہوتا ہے جس کے باعث اُسے عزت حاصل ہوتی ہے اور یہ اعزاز اُس کی شخصی قوت کی وجہ سے حاصل نہیں ہوتا کیوں کہ اگر فقط شخصی قوت ہی باعثِ اعزاز ہو تو اُونٹ، ہاتھی وغیرہ جسماً بڑے اور طاقت ور ہیں مگر اس اعزاز سے محروم ہیں تو معلوم ہوا کہ انسانی ہستی کا اصل اعزاز و اکرام تو علم کی وجہ سے ہے اسی لئے علماء کرام نہایت بلند مقام والے ہیں۔

قول نمبر۸ **قال یحییٰ بن معاذ العلماء أرحم بامة محمد من آبائهم و امهاتهم قیل و کیف ذلک قال لان آباء هم و امهاتهم یحفظونهم من نار الدنیا وهم یحفظو نهم من نار الاخرة**

ترجمہ حضرت یحیٰی بن معاذ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ علماء کرام اُمت محمدیہ پران کے ماں باپ سے بھی زیادہ رحم کرنے والے ہیں پوچھا گیا وہ کیسے؟ فرمایا اس لئے کہ ماں باپ تو انہیں دنیا کی آگ سے بچاتے ہیں اور یہ علماء کرام ان کو آخرت کی آگ سے بچاتے ہیں۔

۱) احیاء العلوم الدین (جلد ۱، صفحہ ۱۸)

ماقبل آیاتِ مقدسہ، احادیث مبارکہ، اقوالِ صحابہ واکابرین کی روشنی میں یہ بات پایۂ ثبوت کو پہنچتی ہے کہ علم والوں کو یعنی علماء اسلام کو اللہ تعالیٰ نے بے شمار فضیلتوں وبرکتوں سے نوازا ہے۔علم ایک ایسا آلہ ہے جس کے ذریعے سے انسان ذلت ورسوائی اور گمراہی ونا آشنائی سے نکل کر عزت وجاہ حشمت کی سعادتوں کو پالیتا ہے تو جو شخص علم سے خالی رہا تو وہ اپنے مقصد تخلیق سے عاری رہا اور جس نے اسے حاصل کیا تو اس نے درحقیقت اپنے مقصدِ تخلیق کو پالیا۔

فضائل ومناقب کا یہ سلسلہ اس قدر طویل ہے کہ آج تک ہزاروں صفحات پر لاکھوں تحریرات ثبت ہو چکی ہیں مگر پھر بھی ایسا لگتا ہے کہ جیسا کہ ابھی تشنگی کی تسکین نہیں ہوئی اور ان مناقب کی مثال ایک گہرے سمندر کی ہے اس میں ماہر خواص جس قدر اس سمندر کی گہرائیوں میں اُترتے چلے جائیں گے اسی قدر جواہرات ونوادارت برآمد ہوتے جائیں گے۔بحث طوالت پذیر نہ ہوجائے اور بقول شاعر

ذرا سی بات تھی اندیشہ عجم نے اسے
بڑھا دیا ہے فقط زیب داستاں کے

فلہٰذا سابقہ گفتگو کو پیشِ نظر رکھتے ہوئے اصل موضوع کی سچائی کو جاننے کی کوشش کیجئے اور سچائی وایمان داری سے فیصلہ کیجئے کہ کیا ہمارا سلوک ان آیات واحادیث کے حق داروں کے ساتھ جیسا کے ہونا چاہئیے ویسا ہی ہے یا نہیں؟ کیا ہم نے ان کی قدر کی؟ کیا ہم ان کا حق ادا کیا؟ بس انہیں چند سوالات کے جوابات کی تلاش اور اپنی زندگی کے طرزِ عمل کا محاسبہ کرنے کے لئے پڑھیئے ایک ''مظلوم مصنف'' اور بدلئے اپنی زندگی کا انداز بے دار کیجئے تعمیری سوچ اور بڑھیئے اپنے قدموں کو میدانِ عمل کی طرف۔

محدث بہاولپوری ایک نظر میں

اقلیم انسانیت کے اُفق پر ہر زمانہ میں ایسی روشن وتابناک ہستیاں جلوہ گر ہوتی رہیں جن کے علمی وفکری افکار رہنما اُصول فراہم کررہے ہیں۔ان شخصیات کے کارنامے تاریخِ اسلام کے روشن ابواب ہیں ان کی فکر میں انسانیت کے لئے رہنما اُصول موجود ہیں ان کے افکار وخیالات آنے والی نسلوں کے لئے مینارۂ نور ہیں۔

تاریخ اسلام ایسی روشن وتابناک ہستیوں سے بھری پڑی ہے ماضی قریب میں علامہ الشاہ امام احمد رضا خاں

محدث بریلوی رحمۃ اللہ علیہ کی جامع العلوم ذات نمایاں نظر آرہی ہے وہ خود بھی روشن تھے اور اپنے ہم نشینوں کو بھی روشن کر گئے ان کے تمام تلامذہ وخلفاء ایک سے بڑھ کر ایک مینارۂ نور ہیں پھر ان حضرات نے علم وفضل کے ایسے آفتاب و ماہتاب پیدا کئے کہ جن کی علمی صلاحیتوں کے سبب عالم اسلام میں شعور وآگہی کے تارے آج تک روشن ہیں۔ سارا عالم ان کے نور علم سے روشنی اور رہنمائی حاصل کرتا نظر آتا ہے۔ پاک وہند کی دانش گاہیں ان کے فیضانِ علم کی مرہون منت ہیں ان کی آغوش تربیت کے پروردہ اہلِ علم وفن آج عالمی سطح پر اشاعتِ دین اور ابلاغ علم کے اہم فرائض باحسن وخوبی سرانجام دے رہے ہیں۔ حضرت شارحِ بخاری ومسلم شریف محدث بہاولپوری بھی ان ہی حضرات میں سے ایک شخصیت ہیں۔

اسمِ گرامی

حضرت علامہ مفتی محمد فیض احمد اُویسی بن مولانا نور احمد بن مولانا حامد بن کمال ،قوم لاڑ سے تعلق رکھتے ہیں، ابوالصالح آپ کی کنیت ہے ،نسبتاً ''عباسی'' مسلکاً ''حنفی'' مشرباً ''اُویسی، قادری، رضوی'' ہیں۔ حضرت کے والد ماجد کا سلسلہ نسب حضور نبی کریم ﷺ کے چچا حضرت سیدنا عباس رضی اللہ عنہ سے جا ملتا ہے اور یہ بہت بڑی سعادت کی بات ہے اور آج مفسرِ قرآن اور عالم باعمل ہونے میں اس خاندانی نسبت کا بھی بہت بڑا حصہ معلوم ہوتا ہے کیونکہ جب آپ کے جد بزرگوار حضرت امام المفسرین عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما ہیں تو ان کی قرابت کے فیض سے آپ کو بھی اللہ تعالیٰ نے علومِ اسلامیہ کی دولت سے سرفراز فرمایا ہے۔

؎ ایں سعادت بزور باز نیست
تانہ بخشد خدائے بخشندہ

ولادت باسعادت

حضور فیضِ ملت ۱۳۵۱ھ بمطابق ۱۹۳۲ء کو ضلع رحیم یار خان کے ایک چھوٹے سے گاؤں میں پیدا ہوئے جس کی پسماندگی کا یہ عالم تھا کہ گردوپیش کے لوگ اس کے نام سے بھی واقف نہ تھے لیکن فیضِ ملت کے دم قدم سے اس گاؤں کی شہرت پاکستان بھر میں تو کیا دنیا بھر میں پہنچ کر رہی اس گاؤں کا موجودہ نام فیضِ ملت نے شہزادہ اعلیٰ حضرت مولانا حامد رضا خان علیہ الرحمۃ اور اپنے دادا مرحوم مولانا محمد حامد میاں علیہ الرحمۃ کی نسبت سے حامد آباد تجویز فرمایا ہے۔ اب

یہی نام عوام میں رائج اور مشہور ہو چکا ہے اور کیوں نہ ہو کہ یہ ایک عالم باعمل اور صوفی باصفا کی زبان سے جاری ہوا ہے ۔رب کریم نے اس بابرکت نام کو خلعتِ مقبولیت سے نوازتے ہوئے زبانِ خلق پر جاری فرمایا۔

تعلیم و تربیت

ابتدائی تعلیم کو اپنے والد ماجد مولانا نور احمد صاحب علیہ الرحمہ سے حاصل کیا۔تقریباً پانچ (۵) سال کی عمر میں والد صاحب سے ناظرہ قرآن مجید پڑھا دو (۲) سال میں ناظرہ قرآن مجید مکمل کر کے اپنے قریبی قصبہ ترنڈہ میں اسکول میں داخل ہوئے ۔۱۹۴۳ء میں پرائمری کی پانچ (۵) جماعتیں پاس کیں والد ماجد مولانا نور احمد صاحب علیہ الرحمہ کی تمنا کے مطابق حافظ جان محمد صاحب قریہ کلاں کے پاس حفظِ قرآن کرنے کے لئے بھیجا۔ڈیڑھ (۲/۱ ۱) سال تک صرف آٹھ (۸) پارے حفظ ہو سکے چونکہ ان کے ہاں مستقل تعلیم کا انتظام نہیں تھا اس لئے صرف آٹھ (۸) پارے حفظ ہو سکے۔ وہاں سے خانقاہ جیٹھ بھٹہ نزد خان پور کٹورہ کے مدرس حضرت مولانا حافظ سراج احمد علیہ الرحمہ کی خدمت میں جا پڑے۔ ڈیڑھ (۲/۱ ۱) سال اُن کے پاس بسر ہوئے لیکن وہاں بھی ناغہ جات کی وجہ سے تضیع اوقات ہوئی اس لئے وہاں پر اٹھارہ (۱۸) پارے حفظ ہو سکے۔پچیس (۲۵) پارے حفظ ہونے کے بعد وہاں سے خیر پور ٹامیوالی ضلع بہاولپور مولانا غلام یسٰین رحمۃ اللہ علیہ کے پاس حاضری دی اور ۱۹۴۷ء میں مکمل قرآن مجید حفظ کر لیا اور پاکستان کے معرضِ وجود میں آنے سے پہلے خان پور کٹورہ میں پہلی بار تراویح میں مکمل قرآن مجید سنایا اور اسی ماہ مقدس کی ۲۷ شب صبح کو پاکستان وجود میں آیا۔ستمبر ۱۹۴۷ء میں فارسی پندنامہ سعدی رحمۃ اللہ علیہ کا آغاز ہوا، ۱۹۴۸ء تک زلیخا سکندر مولانا اللہ بخش رحمۃ اللہ علیہ کے پاس پڑھیں، ۱۹۴۸ء کے آخر میں 'صرف ونحو' کا آغاز حضرت مولانا خورشید احمد صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں ہوا۔ہدایہ، مختصر معانی، شرح جامی درسی کتاب اُن سے پڑھی جب کہ آپ اپنے گاؤں میں پڑھاتے بھی تھے۔درسِ نظامی کی بقایا کتب اپنے اُستادِ محترم علامہ مولانا عبدالکریم رحمۃ اللہ علیہ کے پاس مکمل کیں۔۱۹۵۱ء میں درسِ نظامی سے فراغت نصیب ہوئی پھر اُس کے بعد دورۂ حدیث و دیگر امہات کتب کی تعلیم کے لئے جامعہ رضویہ لائل پور میں داخلہ لیا۔۱۹۵۲ء بمطابق ۱۳۷۱ھ میں محدثِ اعظم پاکستان مولانا ابوالفضل محمد سردار احمد صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے مبارک ہاتھوں سے رسمِ دستار بندی ہوئی اور سندِ فراغت نصیب ہوئی۔

نسبتِ طریقت

اثنائے تعلیم میں سلوکِ روحانی سے وابستگی کے لئے سلسلہ اُویسیہ کے سرچشمہ حضرت محکم الدین سیرانی رحمۃ اللہ

علیہ سمہ سٹہ خانقاہ شریف ضلع بہاول پور جن کا مزار دھوراجی ضلع کاٹھیاواڑ بھارت میں ہے کہ سجادہ نشین حضرت مولانا خواجہ محمد الدین صاحب سیرانی رحمۃ اللہ علیہ کے دستِ حق پرست پر بیعت کی۔ ۱۳۸۱ھ میں اُن کے وصال کے بعد بوساطت علامہ حسن علی رضوی میلسی رحمۃ اللہ علیہ، مفتی اعظم ہند مولانا مفتی مصطفیٰ رضا خاں رحمۃ اللہ علیہ ابنِ مجدد دین وملت، اِمامِ اہلِ سنت الشاہ احمد رضا خاں قدس سرہٗ سے شرفِ بیعت کی سعادت حاصل کی اور حضور مفتی اعظم ہند رحمۃ اللہ علیہ نے نا صرف فیضِ ملّت کو بیعت فرمایا بلکہ سلسلہ قادریہ رضویہ کی خلافت و اجازت خاص اپنے قلم سے لکھ کر بذریعہ رجسٹری روانہ فرمائی۔

ذالک فضل اللہ یوتیہ من یشاء

تصنیف و تالیف

دورانِ تعلیم ہی فیضِ ملّت نے تصنیف و تالیف کا سلسلہ شروع فرمایا اور آپ کی سب سے پہلی تصنیف کا نام ''کارآمد مسئلے'' حصہ اوّل اسے سب سے پہلے مکتبہ اُویسیہ رضویہ حامد آباد خان پور سے شائع کیا گیا۔ اب اس کی دوبارہ اشاعت قطبِ مدینہ پبلیشرز عطاری کتب خانہ کھارادر سے ہوئی اسی طرح یہ لکھنے کا سلسلہ جاری و ساری ہے اور تقریباً پانچ ہزار (۵،۰۰۰) کتابیں لکھی جاچکی ہیں۔ فیضِ ملّت نے اُردو، عربی، فارسی، سرائیکی، سندھی ان تمام زبانوں میں گراں قدر کتابیں تحریر کیں ہیں لیکن زیادہ تر کتابوں کا تعلق اُردو اور عربی سے ہے۔

دینی و ملّی خدمات

۱۹۵۲ء بمطابق ۱۳۷۱ھ کے اواخر میں شوال کے مہینے میں اپنے گاؤں حامد آباد میں عربی درسگاہ کی بنیاد ڈالی جس کا نام علامہ فیض احمد اُویسی مدظلہ العالی نے ''مدرسہ منبع الفیوض'' رکھا۔ جس میں حفظِ قرآن اور خالص عربی کی تعلیم دی جاتی اس مدرسہ میں دور دراز سے طالبِ علم تعلیم کے لئے جمع ہوگئے۔ گاؤں کے ماحول میں اُن کا انتظام بہت ہی مشکل تھا لیکن اس ویران مقام میں درجنوں محدث، مفتی، مدرس اور سینکڑوں حفاظ تیار ہوگئے جو آج مرکزی مدارس میں خدمات انجام دے رہے ہیں اور خدمت حدیث مبارکہ اور مسند افتاء و تدریس کے منصبوں پر فائز ہیں۔

۱۹۶۱ء میں مدرسہ سراج العلوم خان پور میں دورۂ قرآن کا آغاز کیا۔ ۱۹۶۳ء میں خانیوال ضلع ملتان میں دورۂ قرآن شریف دیا۔ پاکستان، بنگلہ دیش، بھارت اور دیگر ممالک میں ''فیضِ ملّت'' کے روحانی فیض یافتہ شاگردین ان کی علمی میراث کی خوشبو بکھیر رہے ہیں۔ ۱۹۶۳ء میں گوناں گوں مصائب اور جدید لازمی سہولیات میسر نہ ہونے کے

باعث علامہ اُویسی صاحب مدظلہ العالی نے بہاولپور میں سکونت اختیار کی اور یہیں پر زمین کا ٹکڑا خرید کر ''فیضِ ملّت'' نے جامع اُویسیہ اور جامع مسجد سیرانی کی بنیاد رکھی جو کہ تادم تحریر بحمد للہ قائم و دائم ہے اور دینِ اسلام کی شب و روز ترویج واشاعت میں مصروف عمل ہے۔

﴿''فیضِ ملّت'' مظلوم مصنف کی تبحر علمی﴾

مضت الدھور و ما اتین بمثلہ
و لقد اتی فعجزن عن نظر ائہ

(زمانے گزر گئے اور نہ آیا مثل ان کا اور البتہ آیا تو اپنے نظیر سے عاجز ہو گئے)

''فیض ملّت'' ایک ایسی شخصیت سے عبارت ہیں جو کہ اپنی ذات یکتا میں پوری جماعت کو سمیٹے ہوئے ہیں۔ عقل اِن کی ذات میں حیرانگی کے عالم میں گم ہے کہ کس طرح ایک شخص اس قدر اوصاف اپنائے ہوئے ہے۔ علوم وفنونِ اسلامیہ ''جدید وقدیم'' جسے ہمہ وقت متحضر (پیشِ نظر) ہیں اور ان علوم وفنون میں کمال ودسترس کا یہ عالم ہے کہ ان تمام ہی علوم وفنون میں کوئی نہ کوئی کتاب لکھی ہے فقط اگر کوئی مصنف کسی ایک علم وفن پر کوئی کتاب یا رسالہ لکھتا ہے تو وہ خود کو قابل ستائش گردانتا ہے اور فخر محسوس کرتا ہے مگر اس ''مظلوم مصنف'' کی کیفیات ہی کچھ اور ہیں کہ تمام ہی علوم وفنون پر خامہ فرسائی کرنے اور صحائف ابیض کو اپنے قلم سے مزین کرنے کے باوجود بھی عاجزی وانکساری کی انتہاؤں میں جا کر اپنی ذات کی ہمیشہ نفی فرماتے ہیں۔ اگر آج کا کوئی شخص 50/60 کتابوں کا مصنف ہو تو اُسے مصنفِ اعظم کہا جاتا ہے اب اگر یہی معیار ہے کہ پچاس یا ساٹھ کتب کے مصنف کو مصنفِ اعظم کہا جائے تو میرا قلم یہاں حیران ہے کہ میں اس ''مظلوم مصنف'' کو جو کہ 5000 (پانچ ہزار) کتب کا مصنف ہے کون سا لقب دوں یہاں تو القابات بھی بہت چھوٹے نظر آرہے ہیں مگر بفضل خدا فیضِ ملّت کی ذات اُن سے کہیں بلند و بالا ہے کیونکہ فیضِ ملّت نے یہ کام شہرت ولقب پانے کے لئے نہیں کیا بلکہ خدا اور رسول ﷺ کو راضی کرنے کے لئے کیا ہے اسی لئے اللہ تعالیٰ نے آپ کے خلوص و محبت اور کمالِ عاجزی کی برکت سے آپ کو وہ کمال ونام عطا فرمایا جس کی مثال نہیں ملتی۔

؎ بے نشانوں کا نشاں مٹتا نہیں
مٹتے مٹتے نام ہو ہی جائے گا

''مظلوم مصنف'' نے جن علوم وفنون پر مشتمل تصانیف مُرتب کی ہیں اُن علوم وفنون اور موضوعات کا ایک طائرانہ جائزہ پیش خدمت ہے۔

۱)علمِ تفسیر	۲)علمِ اُصول تفسیر	۳)علمِ حدیث	۴)علمِ اُصول حدیث
۵)علمِ فقہ	۶)علمِ اُصول فقہ	۷)علمِ میراث	۸)علمِ تصوّف
۹)علمِ منطق	۱۰)علمِ فلسفہ	۱۱)علمِ بلاغت	۱۲)علمِ معانی
۱۳)علمِ نجوم	۱۴)علمِ صرف	۱۵)علمِ نحو	۱۶)علمِ لغت
۱۷)علمِ قیافہ	۱۸)علمِ قرأت وتجوید	۱۹)علمِ عروض	۲۰)علمِ حیاتیات
۲۱)علمِ تعبیرالرویاء	۲۲)علمِ مناظرہ	۲۳)علمِ طب	۲۴)علمِ عقائدوکلام
۲۵)اخلاق وآداب	۲۶)تراجم	۲۷)شروح	۲۸)علم التاریخ
۲۹)عقائدِ اہل سنت	۳۰)اورادووظائف	۳۱)فضائل ومناقب	۳۲)سائنس
۳۳)سفرنامہ	۳۴)فنِ تلخیص	۳۵)ردقادیانیت	۳۶)ردعیسائیت ویہودیت
۳۷)ردِتبلیغی جماعت	۳۸)ردِشیعہ	۳۹)ردِآغاخانی	۴۰)ردوہابی ودیوبندی

اس فہرست میں صرف اُن ہی علوم وفنون اور موضوعات کو لیا گیا ہے جن کی تفصیل کتاب میں درج کردی گئی ہے اور جو کہ باقاعدہ الگ سے کتابی صورت میں موجود ہے اور جو مختلف کتب کے ذیل میں دیگر علوم وفنون زیرِ بحث آئے ہیں اُنہیں یہاں شامل نہیں کیا گیا اگر اُنہیں بھی شمار کیا جائے تو میرے اندازے کے مطابق یہ تعداد تقریباً 50 سے متجاوز ہوگی۔

﴿فیضِ ملّت کے متعلق اہل سنت کے اکابر علماء ومشائخ کے قابل قدر تاثرات﴾

فاضلِ جلیل ،حضرت علامہ پروفیسر ڈاکٹر شیخ

محمد رضوان مدنی قادری ضیائی دامت برکاتہم العالیہ

فرزند و جانشین شیخ الفضیلت علامہ فضل الرحمن مدنی بن قطب مدینہ ضیاء الملۃ و الدین حضرت علامہ شیخ ضیاء الدین مدنی قادری خلیفہ اعلیٰ حضرت رضی اللہ عنہم۔

شیخ ڈاکٹر رضوان قادری مدنی مدظلہ العالی علامہ اُویسی صاحب مدظلہ العالی کی تحریر کردہ کتاب مستطاب ''قیامت کی نشانیاں'' جو کہ علامہ محمد بن عبدالرسول برزنجی رحمۃ اللہ علیہ ۱۱۰۳ھ کی عربی کتاب لاجواب ''الاشاعۃ لاشراط الساعۃ'' عربی کا اُردو ترجمہ ہے اس پر تقریظ میں ''فیضِ ملّت'' کے بارے میں یوں رقم طراز ہیں کہ ''یہ ترجمہ ایک عالم ''فاضل جلیل'' ''صاحب تصانیفِ کثیرہ'' ''صاحب الفضیلۃ والارشاد'' الشیخ ابوالصالح محمد فیض احمد اُویسی نے کیا ہے یاد رہے کہ ترجمہ (عربی سے اُردو) کوئی معمولی کام نہیں بلکہ یہ بہت بڑی جدوجہد کا متقاضی ہے یہ کام وہ کرسکتا ہے جو اس امرِ دقیق کا شناسا اور علمی وسعت کا حامل ہو اور اسے علوم پر کامل عبور حاصل ہو اور توفیق سے بہرہ ور ہو۔ ہاں ہاں یہ کام وہ کرسکتا ہے جو لغاتِ عربیہ اور اُن کی مشکلات کا پورا علم رکھتا ہو اور اُسے من جانب اللہ علم و فضل کا حظ وافر نصیب ہو۔

نیز علامہ جلال الدین سیوطی شافعی ۹۱۱ھ کی کتاب ''البدور السافرہ فی احوال الآخرہ'' کا اُردو ترجمہ بنام ''احوالِ آخرت'' کرنے پر یوں اپنے قلبی تاثرات تحریر کرتے ہیں کہ ''اس کتاب کے مترجم ''شیخ القرآن والحدیث'' حضرت علامہ مفتی محمد فیض احمد اُویسی دامت برکاتہم العالیہ پاکستان کے ''اُستاذ العلماء'' ''فاضلِ جلیل'' اور عالمِ اسلام میں ایک قدآور جانی پہچانی شخصیت کے حامل ہیں۔ فاضلِ مترجم کے بارے میں یہ جان کر انتہائی مسرت اور قلبی سکون حاصل ہوا کہ اُنہوں نے اب تک چار ہزار (۴۰۰۰) سے زائد کتب و رسائل و تراجم کتب پر کام کرکے دینِ مبین کی بے مثال خدمت کا فریضہ سرانجام دیا ہے''۔

ماہرِ رضویات، رئیس التحریر، فخرِ اہلِ سنت حضرت علامہ

ڈاکٹر محمد مسعود احمد مظہری رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ

بن مفتی اعظم ہند حضرت علامہ محمد مظہر اللہ دہلوی متوفی ۱۳۸۶ھ علیہما الرحمۃ۔

''فیضِ ملّت'' سے اپنی محبت وعقیدت کا یوں اظہار کرتے ہیں کہ ممتاز عالمِ دین، شیخ القرآن والحدیث حضرت علامہ مولانا مفتی محمد فیض احمد اُویسی دامت برکاتہم العالیہ وطنِ عزیز کی جانی پہچانی شخصیت ہیں۔ علماء کے درمیان وہ اپنی مخصوص خوبیوں کی وجہ سے نہایت ممتاز ہیں وہ اہلسنت وجماعت کا عظیم سرمایہ ہیں وہ زبان وقلم دونوں سے ہمہ وقت دین کی خدمت میں مصروف ہیں اِن کا قلم حضر میں ہی نہیں بلکہ سفر میں بھی چلتا رہتا ہے۔ وہ ہزاروں کتب ورسائل کے مصنف و مترجم وشارح ہیں اس میں شک نہیں کہ قلم کا انسان پر بڑا احسان ہے۔ احسان مندی کا تقاضہ ہے کہ قلم چلتا رہے علامہ محمد

فیض احمد اُویسی دامت برکاتہم العالیہ ناموسِ قلم کے پاسدار ہیں۔مولیٰ تعالیٰ ان کی مساعی جمیلہ کو مقبول ومشکور فرمائے۔آمین

اُستاذالعلماء، فخر اہل سنت حضرت علامہ مولانا مفتی
عبدالرزاق بھترالوی حطاروی مدظلہ العالیٰ
(شیخ الحدیث جامعہ رضویہ راولپنڈی)

''فیض ملّت'' سے متعلق اپنے خیالات کو ان الفاظوں میں بیان کرتے ہیں کہ فاضلِ جلیل، یادگارِ محدث اعظم، تصنیف و تالیف کے بادشاہ، صاحبِ علم وعمل، صاحبِ زہدوتقوی جناب حضرت علامہ مولانا محمد فیض احمد اُویسی رضوی صاحب مدظلہ العالی اللہ تعالیٰ ان کی عمر میں برکت عطا فرمائے آپ سلف صالحین کی یادگار ہیں۔

ادیبِ اہلِ سنت ، رئیس التحریر ، اُستاذالعلماء حضرت علامہ مولانا
عبدالحکیم شرف قادری رحمۃ اللہ علیہ
(سابق شیخ الحدیث جامعہ نظامیہ رضویہ لاہور)

''فیض ملّت'' کی باکمال وبے مثال خدمات کو سراہتے ہوئے اپنی تقریظ میں جو کہ علامہ جلال الدین سیوطی رحمۃ اللہ علیہ کی عربی کتاب ''البدور السافرہ فی احوال الآخرۃ'' کا اُردو ترجمہ بنام ''احوالِ آخرت'' پر لکھی ہے فرماتے ہیں کہ پیش نظر کتاب علامہ جلال الدین سیوطی رحمۃ اللہ علیہ کی مبارک تصنیف ''البدور السافرہ فی احوال الآخرۃ'' کا اُردو ترجمہ ہے۔یہ ترجمہ موجودہ دور کے کثیر التصانیف عالمِ باعمل، حضرت شیخ القرآن والحدیث علامہ ومولانا الحاج محمد فیض احمد اُویسی مدظلہ العالی مہتمم جامعہ اُویسیہ رضویہ بہاولپور نے کیا ہے۔حضرت کی تصانیف کی تعداد''2000'' دوہزار سے تجاوز کرچکی ہیں(۱۹۹۰ء کے مطابق)۔اللہ تعالیٰ نے ان کے اوقاتِ عزیزہ میں اور علم وقلم میں بڑی برکت رکھی ہے ہر سال دورۂ قرآن بھی پڑھاتے ہیں اور حدیث شریف اور علومِ دینیہ بھی پڑھاتے ہیں ہر سال رمضان شریف میں عمرہ ادا کرتے ہیں اور سرکارِ دوعالم ﷺ کی بارگاہ میں حاضری اور اعتکاف کی سعادت سے بھی لطف اندوز ہوتے ہیں۔

خطیبِ شیریں اور زبردست مناظر بھی ہیں اس کے باوجود ان کا راہوار قلم اتنا تیز رفتار ہے کہ ان کی تصانیف، تالیفات اور تراجم کو دیکھ کر گمان ہوتا ہے کہ یہ ایک جماعت کا کارنامہ ہے۔علامہ اسماعیل حقی رحمۃ اللہ علیہ کی تفسیر روح

البیان (عربی) کا اُردو ترجمہ فیوض الرحمٰن پندرہ جلدوں میں، حدائقِ بخشش کی ۲۵ جلدوں میں شرح اور دیگر تصانیف کی فہرست پڑھ کر اندازہ ہوتا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ان کے لئے تصنیف و تالیف کا کام مسخر کر دیا ہے۔ اللہ تعالیٰ حضرت علامہ اُویسی مدظلہ العالی کا سایہ تادیر دراز کرے اور ان کے فیض سے اُمتِ مسلمہ کو زیادہ سے زیادہ بہرہ ور فرمائے۔

اللھم زد فزد

سرمایہ اھل سنت ،اُستاذالعلماء علامہ

محمدافتخار احمد قادری مصباحی مدظلہ العالی

(جامعہ اشرفیہ مبارک پور انڈیا ورکن المجمع الاسلامی)

شیخ الحدیث والتفسیر علامہ مفتی محمد فیض احمد اُویسی قادری دامت برکاتہم العالیہ جن کی شخصیت محتاجِ تعارف نہیں۔ بتایا جاتا ہے کہ آپ کی مولفات کی تعداد تین ہزار سے زائد ہے (اب یہ تعداد چار ہزار سے بھی تجاوز کر گئی ہے۔ الحمد للہ رب العالمین) جن میں سے اب تک ایک ہزار سے زائد شائع ہو کر عوام و خواص سے قبولیت کی سند پا چکی ہیں ان میں امام اہلِ سنت مجدد دین وملت اعلیٰ حضرت عظیم البرکت قدس سرہ العزیز کے نعتیہ کلام "حدائقِ بخشش" کی شرح تو بے مثل و بے نظیر ہے بلکہ یہ شرح علامہ اُویسی صاحب کی ثقاہت، علمی تبحر فکری پر شاہد و عادل ہے جو کسی شک و شبہ سے بالاتر ہے۔ بتایا گیا ہے کہ اس شرح کی تقریباً ۲۵ ضخیم جلدیں تیار ہو چکی ہیں۔ امام احمد رضا خاں کا کلام قرآن و سنت کا ترجمان و آئینہ ہے جو ان کے کلام کی ایسی شرح لکھنے پر قادر ہو وہ یقیناً "وقت کا بحرالعلوم" ہے، اللھم زد فزد۔ آمین

اُستاذِ مکرم ، محققِ دوراں ،فاضلِ جلیل علامہ مفتی

محمد صدیق ہزاروی سعیدی مدظلہ العالی

(صاحبِ تصانیف ِ کثیرہ ،سابق مدرس جامعہ نظامیہ رضویہ لاھور و صدرِ مدرس جامعہ ھجویریہ لاھور)

"البدور السافرۃ" علامہ جلال الدین سیوطی رحمۃ اللہ علیہ کی عربی تصنیف ہے اس کتاب نافعہ سے عمومی استفادہ کے لئے بقیۃ السلف ، استاذ العلماء حضرت علامہ مفتی محمد فیض احمد اُویسی مدظلہ العالی نے اسے اُردو زبان کا لباس دیا جس سے اس کا فائدہ دوچند ہو گیا۔ حضرت علامہ اُویسی اہلِ سنت و جماعت کے اکابر و اجلہ علماء میں سے ایک عظیم علمی شخصیت ہیں

جن کا وجودِ مسعود اس وقت ملتِ اسلامیہ کے لئے ایک نعمتِ خداوندی ہے آپ نے قرطاس وقلم سے جس قدر مضبوط تعلق قائم رکھا ہے وہ قابلِ قدر ہی نہیں بلکہ ہم سب کے لئے قابلِ تقلید نمونہ بھی ہے۔ اللہ تعالیٰ حضرت اُستاذ العلماء کی دینی وملی خدمات کو شرف قبولیت عطا فرمائے اور مزید خدمات کے لئے ان کو عمرِ خضر مرحمت فرمائے۔ آمین

اُستاذ العلماء ،مفتی اہلسنت ،علامہ

جمیل احمد نعیمی مدظلہ العالیٰ

(ناظمِ تعلیمات جامعہ نعیمیہ کراچی)

''فیضِ ملّت'' کی بارگاہ میں ان الفاظ سے اظہارِ محبت فرماتے ہیں کہ فاضلِ جلیل ، عالمِ نبیل حضرت علامہ ومولانا ابو الصالح محمد فیض احمد اُویسی صاحب مدظلہ العالی اپنے وقت کے نہ صرف بہت بڑے مفسر ومحدث اور مناظرِ اسلام ہیں بلکہ بہت بڑے عاشقِ رسول ﷺ بھی ہیں آپ کا قلم گوہر رقم تقدیس اُلوہیت، عظمتِ رسول ﷺ ،شانِ صحابہ واہلِ بیت اور ادبِ اولیاءِ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کے سلسلے میں ہمیشہ جاری وساری رہتا ہے۔ فخر وغنا میں بلا مبالغہ شانِ جنید وبایزید کے امین نظر آتے ہیں۔ تصنیف وتالیف اور ترجمہ نویسی میں محدث بریلوی امام احمد رضا بریلوی علیہ الرحمہ اور بحر العلوم علامہ یوسف بن اسماعیل نبہانی علیہ الرحمہ کے جانشین نظر آتے ہیں۔ آپ صاحبِ تصانیفِ کثیرہ ومفیدہ ہیں جن کی تعداد رسائل اور ضخیم کتب کی شکل میں تین ہزار سے زائد ہو چکی ہیں اور نیز یہ سلسلہ ابھی جاری وساری ہے۔ اللہ تعالیٰ حضور انور نورِ مجسم ﷺ کے صدقے حضرت موصوف کے ظلِّ عاطفت کو اہلِ سنت کے سروں پر تادیر قائم ودائم رکھے۔ آمین

محافظِ مسلکِ اِہل سنت علامہ

سید شاہ تراب الحق قادری رضوی مدظلہ العالیٰ

(امیر جماعتِ اہلسنت کراچی ،مہتمم جامعہ امجدیہ)

''فیضِ ملّت'' کو ''احوالِ آخرت'' کے ترجمہ کی تکمیل پر یوں ہدیہ محبت پیش کرتے ہیں کہ ہمارے اس دور کے جلیل القدر عالم دین حضرت علامہ ومولانا مفتی محمد فیض احمد اُویسی قادری رضوی مدظلہ العالیٰ صاحبِ تصانیف کتبِ کثیرہ جو ایک وقت میں مدرس، محدث، مؤلف، شیخ الحدیث والتفسیر، مترجم، واعظ جیسی بے شمار خوبیوں کے مالک ہیں۔ اُنہوں نے زیرِ نظر

کتاب (البدور السافرہ فی احوال الآخرۃ) کا سلیس اُردو زبان میں ترجمہ فرما کر ہم پر احسانِ عظیم فرمایا ہے۔

حقیقت یہ ہے کہ ''فیضِ ملّت'' نے تقریباً ۴۰ (چالیس) سے زائد علوم وفنون کو اپنا موضوعِ سخن بنایا ہے اور اُن پر لاتعداد گراں قدر کتابیں لکھیں ہیں۔ اس لئے اس مختصر کتاب میں ان تمام کا احاطہ دشوار ہے لہٰذا ''فیضِ ملّت'' کی کتب کی فہرست بنام ''علم کے موتی'' سے جس میں حذف تکرار کے بعد تقریباً ''2000'' کتب کے نام موجود ہیں ان سے انتخاب کر کے مختلف علوم وفنون کے ذیل میں باقاعدہ جمع کر دیا ہے تاکہ تلاش کرنے میں دقت نہ ہو اور یہ بآسانی معلوم ہوسکے کہ فیضِ ملّت کی کونسے علم وفن پر کونسی تصنیف موجود ہے اس کے علاوہ اس انتخاب کے لئے راقم الحروف کے اپنے پاس موجود فیضِ ملّت کی بے شمار کتب سے بھی بھرپور استفادہ کیا گیا ہے اور کئی علوم وفنون کا ذکر نہیں کیا گیا کیونکہ فیضِ ملّت کی مطبوعہ کتب کی فہرست میں صرف دو ہزار (۲۰۰۰) کتب کا تذکرہ ہے حالانکہ یہ تعداد تصنیف تقریباً ''5000'' کے لگ بھگ ہے لہٰذا بقیہ کتب سے لاعلمی کی بناء پر مجبوراً اُنہیں ذکر نہیں کیا جاسکا اگر وہ تمام بھی اس تذکرے میں شامل کر لی جاتیں تو فیضِ ملّت کی حیاتِ علمی کے کئی چھپے پہلو بھی دنیا علم کے سامنے واضح ہوجاتے نیز مرتب کرنے کے دوران خاص واہم علوم وفنون کی کچھ تعریف ووضاحت اور اُن علم وفن کے آئمہ اور اُن کی تصنیفی خدمات کو بھی شامل کیا گیا ہے تاکہ فیضِ ملّت کی تصنیفی خدمات صحیح معنی میں اُجاگر ہوسکیں اور قاری کے لئے بھی سامان تسکین مہیا ہوسکے۔ اگر کوئی محقق صحیح معنی میں تحقیق کرنا چاہیے تو راقم الحروف کے خیال میں اس ''مظلوم مصنف'' کی ذات میں تحقیق کے ایسے بے شمار پہلو موجود ہیں جن پر ایک نہیں بلکہ کئی ڈاکٹریٹ کے مقالہ جات تیار ہوسکتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ کسی مردِ مجاہد کو یہ سعادت بھی نصیب فرمائے۔ آمین بجاہ النبی الامین ﷺ

﴿علم التفسیر واُصولِ تفسیر﴾

تفسیر کا لغوی معنی ہے کشف اور ظاہر کرنا، اصطلاحی معنی کی وضاحت میں علامہ میر سید شریف لکھتے ہیں کہ واضح لفظوں کے ساتھ آیت کے معنی کو بیان کرنا، اس سے مسائل مستنبط (اخذ) کرنا، اس کے متعلق احادیث وآثار بیان کرنا اور اس کا شانِ نزول بیان کرنا اور علامہ ابوالحیان اندلسی رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں کہ

هو علم يبحث فيه عن كيفية النطق بالفاظ القرآن و مدلولاتها و احكامها الافرادية و التركيبة و معانيها التى تحمل عليها حالة التركيب و تتمات لذالك

ترجمہ ﴾ تفسیر وہ علم ہے جس میں الفاظ قرآن کی کیفیت نطق، ان کے مدلولات، ان کے مفرد اور مرکب ہونے کے احکام، حالتِ ترکیب میں ان کے معانی اور ان کے تتمات سے بحث کی جاتی ہے۔

(البحر المحیط، جلد۱، صفحہ۲۶)

الفاظِ قرآن کی کیفیت نطق سے مراد علمِ قرأت ہے۔ الفاظِ قرآن کے مدلولات سے مراد ان الفاظ کے معانی ہیں اور اس کا تعلق علمِ لغت سے ہے مفرد اور مرکب کے احکام سے مراد علمِ صرف ،نحو اور علمِ بیان و بدیع (فصاحت و بلاغت ہے) اور حالتِ ترکیب میں الفاظ قرآن کے معانی سے مراد یہ ہے کہ کبھی لفظ کا ظاہری معنی مراد نہیں ہوتا اور اس کو مجاز پر محمول کیا جاتا ہے اس کا تعلق علمِ معانی اور بیان سے ہے اور تتمات سے مراد ناسخ و منسوخ کی معرفت، آیات کا شانِ نزول اور مبہمات قرآن کا بیان کرنا ہے۔

قرآن مجید کی تفسیر کے لئے ضروری علوم﴾

علامہ محمود آلوسی رحمۃ اللہ علیہ صاحبِ تفسیر روح المعانی لکھتے ہیں کہ قرآن مجید کی تفسیر میں علمِ لغت کی ضرورت ہے کیونکہ علمِ لغت کے ذریعہ مفرداتِ قرآن کے خفی معنی معلوم ہوتے ہیں اور صرف ونحو کے قواعد کا علم ضروری ہے کیونکہ اس سے قرآن مجید کی حرکات اور اعراب کا علم ہوتا ہے اور یہ پتا چلتا ہے کہ فلاں اعراب اور حرکت کے لحاظ سے قرآن مجید کا کیا معنی ہے۔ معانی، بیان اور بدیع کے علم کی ضرورت ہے کیونکہ اس کے ذریعہ سے مقتضیٔ حال کے اعتبار سے معانی ،حقیقت، مجاز اور کنایات کے مختلف پیرایوں کے اعتبار سے قرآن کے معانی اور تحسینِ کلام کا علم ہوتا ہے، علمِ حدیث کی ضرورت ہے، اس سے اسبابِ نزول کا علم ہوتا ہے، علمِ اُصولِ فقہ کی ضرورت ہے اس سے قرآن مجید کے عام و خاص، مطلق ،مقید اور امر و نہی کی دلالت کا علم ہوتا ہے، علمِ کلام کی ضرورت ہے تاکہ معلوم ہو اللہ تعالیٰ کے لئے کیا چیز جائز ہے اور کیا محال ہے اور نبی ﷺ کی صفات اور اس کے مقام کا علم ہو اور علمِ قرأت کی ضرورت ہے تاکہ بعض قرأت کے بعض پر رائج ہونے کی وجہ معلوم ہو سکے۔

(مقدمہ روح المعانی، جلد۱، صفحہ٦)

نوٹ﴾

تفسیر کے لئے جن علوم وفنون کی ضرورت ہوتی ہے۔ علامہ اُویسی صاحب کو اُن علوم وفنون میں نہ صرف ملکہ و تجر حاصل ہے بلکہ تقریباً اُن تمام ہی علوم وفنون میں معرکۃ الآراء علمی و تحقیقی کتب بھی تصنیف فرمائی ہیں۔

ذالک فضل اللہ یوتیہ من یشاء

﴿چند مفسرین کی کتب کا اجمالی تذکرہ﴾

۱)...امام ابو جعفر محمد بن جریر طبری متوفی ۳۱۱ھ	جامع البیان
۲)...امام ابو اسحاق ابراھیم بن الزجاج متوفی ۳۷۰ھ	اعراب القرآن
۳)...امام فخر الدین محمد بن فیاء الدین عمر رازی متوفی ۶۰۶ھ	تفسیرِ کبیر
۴)...امام ابو عبد اللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی متوفی ۶۶۸ھ	الجامع الاحکام القرآن
۵)...امام ابو الخیر عبد اللہ بن عمر بیضاوی متوفی ۶۸۵ھ	انوار التنزیل
۶)...امام علی بن محمد محمد خازن متوفی ۷۲۵ھ	لباب التاویل
۷)...امام جلال الدین سیوطی شافعی متوفی ۹۱۱ھ	جلالین

اُصول تفسیر﴾ علمِ اُصولِ تفسیر سے مراد ایسے قواعد کا جاننا ہے جن کو پیشِ نظر رکھنے سے علی وجہ الصحیح نظم قرآن کے معانی مقصودہ کی تشریح اور احکامِ شرعیہ کا استنباط کیا جا سکے۔

﴿اُصولِ تفسیر سے متعلق چند کتب کا اجمالی تذکرہ﴾

۱)...علامہ بدر الدین محمد بن عبد اللہ زرکشی متوفی ۷۹۴ھ	البرھان فی علوم القرآن
۲)...علامہ جلال الدین سیوطی شافعی متوفی ۹۱۱ھ	الاتقان فی علوم القرآن
۳)...علامہ محمد عبد العظیم زرقانی	مناھل العرفان فی علوم القرآن
۴)...علامہ ابو بکر محمد بن خلف محولی متوفی ۳۰۹ھ	احادی فی علوم القرآن
۵)...علامہ محی الدین محمد بن سُلیمان کاضیجی متوفی ۸۵۶ھ	التسیر فی علم التفسیر
۶)...علامہ شاہ ولی اللہ محدث دھلوی متوفی ۱۱۷۶ھ	الفوز الکبیر فی اُصول التفسیر

﴿مظلوم مصنّف اور علم تفسیر و اُصول تفسیر﴾

علمائے اسلام نے دینِ متین کی سربلندی وحفاظت کے لئے ہر طرح سے اپنی خدمات کو ہر دور میں فی سبیل اللہ پیش کر کے رہتی دنیا تک سرخروئی اور آخروی عزت کو پالیا ہے۔قرآن پاک کے مضامین کی تفسیر بلاشبہ ایک عظیم خدمتِ دینِ اسلام ہے تاکہ خلقِ خدا قرآن مجید کے مطالب ومفہوم سے آگاہ ہو سکے کیونکہ قرآن پاک کلامِ الٰہی ہے اور ہر کس و

ناکس اس کو سمجھنے کی استعداد نہیں رکھتا لہٰذا ہر زمانے میں ضرورتِ عوام کی مناسبت سے قرآن پاک کی بیشمار تفاسیر مرتب کیں گئیں اور خلقِ خدا اُن سے فیضیاب ہوئی۔ علامہ اُویسی صاحب نے بھی اس عظیم خدمتِ دین سے فیضیابی کے لئے علمِ تفسیر و اُصولِ تفسیر پر دسوں کتابیں تصنیف فرمائیں اس موضوع پر ناصرف آپ نے رسائل لکھے بلکہ باقاعدہ ۱۵ مجلدات پر مشتمل اپنی ''تفسیرِ اُویسی'' لکھی اس کے علاوہ ''روح البیان'' کا اُردو ترجمہ بنام ''فیوض الرحمٰن'' ۳۰ جلدوں میں تحریر کیا نیز بزبانِ عربی بھی ۱۰ جلدوں میں اپنی تفسیر عربی ''فضل المنان'' لکھی۔ مختصراً اس دور میں شاید ہی کسی نے علمِ تفسیر کی اس قدر خدمت کی ہو جتنی کے اس ''مظلوم مصنف'' نے کی ہے۔

فجزاھم اللہ احسن الجزاء

ذیل میں چند تصانیف کا ذکر کیا جاتا ہے۔

﴿علامہ اُویسی صاحب کی تفسیری کتب﴾

۱)...فیوض الرحمان ترجمہ اُردو روح البیان ۳۰ جلدیں

۲)...فضل المنان فی تفسیر القرآن (عربی) ۱۰ جلدیں

۳)...تفسیرِ اُویسی (اُردو) ۱۵ جلدیں

۴)...فیضِ الرسول فی اسبابِ النزول ۱۰ جلدیں

۵)...احسن البیان فی اُصول تفسیر القرآن ۳ جلدیں

۶)...تفسیر بالرائے ۳ جلدیں

۷)...الھلالین ترجمہ وشرح اُردو جلالین ۵ جلدیں

۸)...فیضِ القدیر فی اُصول التفسیر

۹)...القول الراسخ فی معرفۃ المنسوخ و الناسخ

۱۰)...احسن الشور فی روابط الآیات والسور

۱۱)...فتح المغلقات فی شرح المقطعات

۱۲)...خیر الخلاص تفسیر سورہ اخلاص

۱۳)...ازالۃ المشتبھات فی آیات المتشابھات

۱۴)...تفسیر انک لا تهدی

۱۵)...تفسیر سورہ فاتحہ

۱۶)...تفسیر ورفعنا لک ذکرک

۱۷)...اعجاز القرآن

۱۸)...الاسعاف فی تفاسیر الاحناف

۱۹)...فیض القرآن فی ترجمة القرآن

۲۰)...احسن الشورفی روابط الاسماء والسور

﴿علمِ حدیث واُصول حدیث﴾

حدیث کے لغوی معنی! لفظ حدیث بقول علامہ سیوطی رحمۃ اللہ علیہ ضدِ قدیم کو کہتے ہیں اور یہ خبر، ذکر بات اور بیان وغیرہ کے معنی میں مستعمل ہوتا ہے عربی زبان میں اس کا وہی مفہوم ہوتا ہے جو ہم اُردو میں گفتگو، کلام یا بات وغیرہ سے مراد لیتے ہیں۔

﴿حدیث کے اصطلاحی معنی﴾

اصطلاحی معنی میں حدیث حضور نبی کریم ﷺ کے اقوال وافعال کو کہتے ہیں۔محدثین کی اصطلاح میں حدیث کے تحت ہر وہ چیز داخل ہے جو نبی کریم ﷺ کی طرف منسوب ہو خواہ اقوال وافعال اور احوال ہوں یا تقریرات وصفات بلکہ بعض محدثین نے صحابہ وتابعین کے اقوال وافعال کو بھی حدیث میں داخل مانا ہے۔

﴿علمِ حدیث کی تعریف﴾

علامہ عینی شرح بخاری ''عمدۃ القاری'' میں علمِ حدیث کی تعریف یوں کرتے ہیں کہ

هو علم يعرف به اقوال رسول الله ﷺ و افعاله و احواله

ترجمہ﴾ علمِ حدیث وہ علم ہے جس سے حضور نبی کریم ﷺ کے اقوالِ طیبہ، افعالِ مبارکہ، احوالِ حسنہ معلوم ہوں۔

﴿علمِ اُصولِ حدیث﴾

اصطلاحی معنی میں اس سے مراد وہ علم ہے جس میں صفاتِ رجال اور صیغ اداء کی حیثیت سے احادیثِ نبویہ کی

صحت وضعف اور قبول وعدم قبول کے بارے میں بحث ہو۔ باالفاظ دیگر اُصولِ حدیث ان قواعد کے جاننے کو کہتے ہیں کہ جن کے ذریعے سے ردوقبول کے اعتبار سے راوی ومروی کا حال معلوم ہو۔

﴿محدثین کی علمِ حدیث پر مشتمل چند کتب کا اجمالی تذکرہ﴾

۱)...امام اعظم ابو حنیفہ نعمان بن ثابت متوفی ۱۵۰ھ	مسندِ امام اعظم
۲)...امام مالک بن انس اصبحی متوفی ۱۷۹ھ	موطا امام مالک
۳)...امام ابو بکر عبد اللہ بن محمد بن ابی شیبہ متوفی ۲۳۵ھ	مصنف ابن ابی شیبہ
۴)...امام احمد بن حنبل متوفی ۲۴۱ھ	مسندِ امام احمد
۵)...امام ابوعبدا للہ محمد بن اسماعیل بخاری متوفی ۲۵۶ھ	جامع صحیح بخاری
۶)...امام ابو الحسین مسلم بن حجاج قشیری متوفی ۲۶۱ھ	صحیح مسلم
۷)...امام علی بن عمر دارقطنی متوفی ۲۸۵ھ	سنن دارقطنی
۸)...امام ابو جعفر احمد بن محمد طحاوی متوفی ۳۲۱ھ	شرحِ معانی الآثار
۹)...امام ابو القاسم سلیمان بن احمد طبرانی متوفی ۳۶۰ھ	معجم کبیر
۱۰)...امام جلال الدین سیوطی شافعی متوفی ۹۱۱ھ	جمع الجوامع

﴿محدثین کی علم اُصول حدیث پر مشتمل چند کتب کا اجمالی تذکرہ﴾

۱)...علامہ شہاب الدین احمد بن علی بن حجر عسقلانی متوفی ۸۵۲ھ	تقریب التھذیب
۲)...علامہ حافظ تقی الدین ابو عمر و عثمان بن الصلاح متوفی ۶۴۳ھ	مقدمہ ابن الصلاح
۳)...علامہ ابوبکر احمد بن علی خطیب بغدادی متوفی ۴۶۳ھ	الجامع لآداب الشیخ و السامع
۴)...علامہ حافظ جمال الدین یوسف مزی متوفی ۷۴۲ھ	تھذیب الکمال
۵)...علامہ حافظ جلال الدین سیوطی شافعی متوفی ۹۱۱ھ	احکام احادیث الموضوعة
۶)...علامہ محمد بن عبد اللہ زر کشی متوفی ۷۹۴ھ	اللالی المنشورہ
۷)...علامہ حافظ ابن حجر عسقلانی متوفی ۸۵۲ھ	نخبة الفکر
۸)...علامہ حافظ شمس الدین سخاوی متوفی ۹۰۲ھ	فتح المغیث

﴿فیضِ ملّت کی علمِ حدیث و اُصول حدیث پر علمی و تحقیقی کتب کا اجمالی تذکرہ﴾

۱)...الفیض الجاری شرح جامع صحیح بخاری ۱۰ جلدیں

۲)...انوارالمغنی شرح سنن دارقطنی ۱۰ جلدیں

۳)...الاحادیث السنیه فی الفتاوی الرضویه ۱۰ جلدیں

۴)...شرح سنن دارمی ۸جلدیں

۵)...شرح جامع ترمذی شریف ۵جلدیں

۶)...شرح صحیح مسلم شریف ۱۰ جلدیں

۷)...اللمعات شرح مشکوٰۃ ۵جلدیں

۸)...الاحادیث الموضوعة ۵جلدیں

۹)...اصطلاحات علم الحدیث

۱۰)...تعلیقات علی المشکوۃ شریف

۱۱)...الحدیث الضعیف

۱۲)...شرح شعب الایمان

۱۳)...شرح اربعین نووی

۱۴)...اصطلاحات الروایات

﴿نوٹ﴾

ان کُتب میں فقط مبسوط کتابوں کے نام شامل کیے ہیں وگرنہ رسائل وصحائف مشتمل برعلمِ حدیث تو بے شمار ہیں جنہیں یہاں خوفِ طوالت کے سبب ذکرنہیں کیا گیا۔مزید تفصیل کے لئے فہرستِ کتب بنام ''علم کے موتی'' ملاحظہ فرمائیں۔

﴿علمِ فقہ﴾

فقہ کے لغوی معنی کسی شی کو کھولنا ہے الفقه لغة العلم بالشیٔ ثم خص بعلم الشریعة یعنی فقہ کے لغوی معنی کسی چیز کو جاننا ہے پھر یہ علمِ شریعت کے ساتھ خاص ہوگیا۔(دُرِمختار''مقدمہ'')

اصطلاحِ اہلِ شرح میں فقہ کی مشہور تعریف یہ ہے کہ **هو العلم بالاحكام الشرعيته الفرعية من ادلها التفصيلية**۔ یعنی فقہ احکامِ شرعیہ فرعیہ کے اس علم کو کہتے ہیں جو کہ احکام کی ادلہ تفصیلیہ سے حاصل ہو۔

احکامِ فروعی وہ ہیں جن کا تعلق عمل سے ہوتا ہے اور احکامِ اصلی وہ ہیں جن کا تعلق اعتقاد سے ہوتا ہے۔ احکام کی ادلہ مفصلہ چار (۴) ہیں۔ قرآن، حدیث، اجماع، قیاس۔ تعریف مذکور دو (۲) جزوں پر مشتمل ہے ایک ''**العلم بالاحكام الشرعيته الفرعيته**'' اس جز کے پیشِ نظر احکامِ اعتقادیہ جیسے وحدانیتِ خداوندی تعالیٰ، رسالتِ رسل اور علمِ یومِ آخرت وغیرہ اُمورِ فقہ کی اصلاحی مضمون سے خارج رہیں گے اور جزء دوم ''**العلم بالادلته التفضيلية**'' کا مطلب یہ ہے کہ قضایا فرعیہ عملیہ میں سے ہر قضیہ کی تفصیلی ادلہ کا علم ہو۔

علمِ فقہ اور اس کی عظمت

حضور نبی کریم ﷺ کا ارشاد ہے کہ **من يرد الله خيرا يفقه فى الدين**۔ یعنی اللہ تعالیٰ جس بندے سے خیر کا ارادہ فرماتا ہے اُسے دین کی سمجھ عطا فرما دیتا ہے نیز ارشاد فرمایا کہ **فقيه واحد اشد على الشيطان من الف عابد** کہ ایک فقیہ شیطان پر ہزار عابدوں سے زیادہ بھاری ہے کیونکہ عابد کی عبادت بلا بصیرت ہوتی ہے اس لئے شیطان پر بہت آسان ہے کہ اسے شکوک وشبہات میں مبتلا کر کے گمراہ کر دے۔

خیر القرون اور فقہاء صحابہ و تابعین

حضور نبی کریم ﷺ کے اصحاب میں دو قسم کے اصحاب تھے ایک وہ جو ہمہ وقت حفظِ حدیث اور روایتِ حدیث میں مشغول تھے جیسے ابو ہریرہ اور انس بن مالک رضی اللہ عنہ وغیرہ اور دوسرے وہ جو نصوص میں غور و تفکر کر کے مسائل واحکام کے استنباط میں صرف ہمت کرتے تھے جن میں سے چند جلیل القدر فقہاء صحابہ کے اسماء گرامی درج ذیل ہیں

۱)۔۔۔حضرت سیدنا عبد اللہ ابنِ مسعود رضی اللہ عنہ

۲)۔۔۔حضرت سیدنا علی مرتضٰی رضی اللہ عنہ

۳)۔۔۔حضرت سیدنا عبد اللہ ابنِ عباس رضی اللہ عنہ

۴)۔۔۔حضرت سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ

۵)۔۔۔حضرت سیدنا ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ

۲)۔۔۔حضرت سیدنا عبداللہ ابنِ عمر رضی اللہ عنہ

﴿زمانہ تابعین کے چند جلیل القدر فقہاء﴾

۱)۔۔۔حضرت سعید بن المسیب رضی اللہ عنہ

۲)۔۔۔حضرت عروہ بن زبیر رضی اللہ عنہ

۳)۔۔۔حضرت قاسم بن محمد بن ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ

۴)۔۔۔حضرت خارجہ بن زید بن ثابت رضی اللہ عنہ

۵)۔۔۔حضرت عبداللہ بن عبداللہ رضی اللہ عنہ

۶)۔۔۔حضرت سلیمان یسار رضی اللہ عنہ

۷)۔۔۔حضرت سالم بن عبداللہ رضی اللہ عنہ

۸)۔۔۔حضرت علقمہ رضی اللہ عنہ

۹)۔۔۔حضرت ابراہیم نخعی رضی اللہ عنہ

﴿مشہور مذاہب فقہ اور ان کی فقہی خدمات﴾

تمام مذاہب فقہ میں عروج ودوام صرف چار (۴) مذاہب کو حاصل ہوا ہے یعنی فقہ حنفی، فقہ شافعی، فقہ مالکی، فقہ حنبلی۔ اگر چہ اس کے علاوہ دیگر فقہی مذاہب بھی موجود تھے مگر مرورِ زمانہ کے سبب یا دیگر وجوہات کی بناء پر وہ رفتہ رفتہ ختم ہوتے چلے گئے لہٰذا اب ان چار (۴) مذاہب کے پیروکار پوری دنیا میں موجود ہیں ذیل میں فقط ان چاروں مذاہب کی علمِ فقہ کی مایہ ناز کتب میں سے چند کے اسماء مبارکہ تحریر کیے جاتے ہیں تاکہ مقصودِ مضمون کی تفہیم میں آسانی ہو۔

﴿مؤلفاتِ فقہ حنفی﴾

۱)۔۔۔مبسوط از امام محمد بن حسن شیبانی

۲)۔۔۔جامع کبیر وصغیر از امام ابو یوسف

۳)۔۔۔کافی از امام حاکم شہید محمد بن محمد متوفی ۳۳۴ھ

۴)۔۔۔الجامع از امام اسماعیل بن حماد بن ابی حنیفہ

۵)...بدائع الصائع از علامه ابوبکر کاشانی

۶)...ردالمختار از علامه شامی

﴿مؤلفاتِ فقه مالکی﴾

۱)...الاستیعاب از امام ابو عمر احمد اشبیلی

۲)...المدونته الکبریٰ از امام سحنون تنوفی مالکی

۳)...کافی از امام شیخ خالد بن عبدالبر قطربی

۴)...مبسوط از امام محمد بن محمد معروف بابن عرفه درغمی تونسوی

۵)...مختصر خلیل از علامه خلیل بن الحاق مالکی

﴿مؤلفاتِ فقه شافعی﴾

۱)...الکتاب الکبیر امام محمد بن ادریس شافعی

۲)...الام از امام شافعی

۳)...الحاوی الکبیر از امام ابو الحسین علی بن محمد ماوردی

۴)...المهذب از علامه ابو اسحاق شیرازی

۵)...نهایة المحتاج از علامه شمس الدین رملی

﴿مؤلفاتِ فقه حنبلی﴾

۱)...الغنی از امام علامه موفق الدین ابن قدامه حنبلی

۲)...الکافی از علامه موفق الدین ابن قدامه

۳)...الاحکام از امام ضیاء الدین طوفی

۴)...جامعِ کبیر از علامه ابو یعلی محمد بن حسین خلف بغدادی

۵)...الانصاف از امام ابوالحسین علی بن سلیمان مرداوی

۶)...کشاف القناع از علامه موسیٰ صالحی

﴿مظلوم مصنّف اور علمِ فقہ﴾

فیضِ ملّت حضرت علامہ اُویسی صاحب کو اللہ تعالیٰ نے جہاں بے شمار نعمتوں سے نوازا ہے وہیں علمِ فقہ کے میدان میں بھی یہ طولیٰ عطا فرمایا ہے۔ تحقیق و تدقیق کے علمی میدان میں آپ کے قلم گوہر رقم نے بے مثال خدمات سرانجام دیں ہیں۔ جدید و قدیم بے شمار مسائل پر آپ نے لاتعداد کتبِ مبسوط اور رسائل لکھے ہیں۔ فقہ حنفی کے مسائل کی توضیح کا معاملہ ہو یا کہ مخالفین کے فقہ حنفی پر اعتراضات کے جوابات ہوں یا پھر کسی جدید مسئلے کا شرعی حکم بیان کرنا ہو علامہ اُویسی صاحب ہر محاذِ علمی پر نہایت پُر اعتماد ہو کر دلائل و براہین اور کتبِ اکابرین و سلفِ صالحین کے حوالہ جات سے مسائل کو واضح کرتے ہیں اور سائل و معترض کو نہایت متانت و سنجیدگی اور سادگی سے مسئلہ کا حل ذہن نشین کراتے ہیں۔ علمِ فقہ میں سب سے زیادہ اہم شعبہ فتویٰ نویسی کا ہے جس میں قدم قدم پر نہایت احتیاط سے چلنا پڑتا ہے۔ علامہ اُویسی صاحب نے علوم و فنونِ اسلامیہ کے ہر میدانِ علمی کی طرح یہاں پر بھی ایسی مثالیں قائم کیں ہیں جنہیں دیکھ کر بجا طور پر بے ساختہ یہی کہا جاتا ہے کہ

ذالک فضل اللہ یوتیہ من یشاء اور من یرد اللہ بہ خیرا یفقھہ فی الدین۔

فتاویٰ جات کے حوالے سے جہاں آپ نے چھوٹے بڑے کئی رسائل و کتب تحریر کیے ہیں۔ دس ضخیم مجلدات میں آپ کا فتاویٰ اُویسیہ آپ کی فقاہت و ذہانت کا منہ بولتا ثبوت ہے الغرض آپ نے سینکڑوں کتب علمِ فقہ کے حوالے سے تحریر کی ہیں ذیل میں فقط چند کتب و رسائل کے نام درج کیے جاتے ہیں۔

﴿فیضِ ملّت کی علمِ فقہ سے متعلق تصانیف﴾

۱)...فتاویٰ اُویسیہ (۱۰ جلدیں)

۲)...شرح ھدایہ

۳)...شرح وقایہ

۴)...حاشیہ قدوری

۵)...اشدالبلاء فی کتابۃ النساء

۶)...تفریح الخاطر فی صلوۃ المسافر

۷)...اسواء التعزیر فی احکام التصویر

٨)...الاقساط فی الحیلة والاسقاط

٩)...التحقیق العجیب فی مشروعیة التثویب

١٠)...الفوائد الممتاز ہ فی تحقیق حمل الجنازہ

١١)...اکمل البیان فی ابحاث الاذان

١٢)...احسن القری فی تحقیق الجمعة فی القری

١٣)...اصلاح الجہا ل فی النکاح فی الشہر الشوال

١٤)...اکل الصدقات والزکاة حرام علی السادات

١٥)...احکام المبسوق

١٦)...ٹیسٹ ٹیوب بے بی

١٧)...بیمہ کی اسلامی حیثیت

١٨)...بیمہ کا نعم البدل

١٩)...برتھ کنٹرول

٢٠)...انتقالِ خون کا شرعی حکم

٢١)...اعضائے انسانی کی پیوند کاری

٢٢)...تحقیق اوزان شرعیہ

﴿علمِ اُصولِ فقہ﴾

اُصولیین کے یہاں علمِ اُصولِ فقہ سے مراد وہ اُصول ہیں جن پر فقہ کی بنیاد قائم ہو اسی لئے علامہ کمال الدین ابن الہمام رحمۃ اللہ علیہ نے ''کتاب التحریر'' میں علمِ اُصولِ فقہ کی تعریف یوں بیان کی ہے۔ **انہ ادراک القواعد التی یتوصل بھا الی استنباط الفقہ**۔ یعنی اُصولِ فقہ اُن قواعد کا علم ہے جس سے تفصیلِ ادلہ کے ساتھ عملی احکام کے استنباط کی شاہراہ قائم ہو مثلاً علمِ اُصول یہ ثابت کرتا ہے کہ امرِ مقتضی وجوب ہوتا ہے اور نہی مقتضی تحریم پس جس وقت فقیہ نماز یا زکوٰۃ کا حکم نکالنا چاہے کہ واجب ہے یا غیر واجب تو وہ آیت **و اقیمو االصلوٰۃ واتوالزکوۃ** کو سامنے رکھے گا پھر اس اُصول کے پیشِ نظر حکم شرعی کا استنباط کرے گا۔

﴿اُصولِ فقہ کے چند آئمہ عظام اور ان کی تصانیف﴾

۱)...امام محمد ادریس شافعی ۲۰۴ھ	مقدمہ کتاب الام
۲)...امام ابومنصور ماتریدی ۳۳۲ھ	ماخذ الشرع
۳)...امام ابوبکر احمد بن علی جصاص حنفی ۳۷۰ھ	الاصول
۴)...امام فخرالدین محمد بن عمر رازی ۶۰۶ھ	المحصول
۵)...امام سعد الدین تفتازانی ۷۹۱ھ	توضیح و تلویح
۶)...امام کمال الدین محمد بن ھمام ۸۶۱ھ	التحریر مع التیسیر
۷)...علامہ محب اللہ بہاری ۱۱۱۹ھ	مسلم الثبوت
۸)...علامہ احمد جونپوری ۱۱۳۰ھ	نورالانوار
۹)...علامہ عبدالحق خیرآبادی ۱۳۱۸ھ	شرح مسلّم الثبوت

﴿فیضِ ملّت کی اُصولِ فقہ سے متعلق چند تصانیف کا اجمالی تذکرہ﴾

۱)...حقیقۃ الیاقوت شرح مسلّم الثبوت

۲)...شرح اُصولِ الشاشی

۳)...زینۃ القرطاس بالاجماع والقیاس

۴)...سلب الطغویٰ عن عموم البلویٰ

۵)...المقیاس فی ابحاث القیاس

۶)...اصل اباحت ھے

۷)...عرف عام یا عادت

۸)...اجماعِ اُمت

۹)...اُصولِ فقہ

۱۰)...الامتیاز بین الحقیقۃ والمجاز

﴿علم التاریخ﴾

لغوی معنی تاریخ نکالنا، وقت کا بیان کرنا وغیرہ ہیں۔ اصطلاحی معنی میں علمِ تاریخ اُس علم کو کہتے ہیں جس کے ذریعے سے نبیوں، رسولوں، بادشاہوں، فاتحوں اور مشہور شخصوں کے حالات اور گذرے ہوئے مختلف زمانوں کے عظیم الشان واقعات و مراسم وغیرہ معلوم ہوسکیں اور جو کہ زمانہ گذشتہ کی معاشرت و اخلاق تمدن وغیرہ سے واقف ہونے کا ذریعہ بن سکے۔ تاریخ کی مختلف تعریفات کے خلاصہ میں مختصراً یوں کہا جا سکتا ہے کہ جو حالات و اخبار بقیدِ وقت لکھے جاتے ہیں اُن کو تاریخ کہتے ہیں۔

﴿علمِ تاریخ کی اہمیت اور اس کے فوائد﴾

علامہ ابنِ خلدون اپنے ''مقدمہ'' میں لکھتے ہیں کہ تاریخ ایک بلند مرتبہ شعبۂ علم اور کثیر الفوائد و خوش نتائج فن ہے کیونکہ وہ ہم کو سابق اُمتوں کے اخلاقی حالات، انبیاء کرام کی پاک سیرتوں اور سلاطین کی حکومتوں اور اُن کی سیاستوں سے روشناس کرتا ہے تاکہ جو شخص دینی و دنیوی معاملات میں اُن میں سے کسی کی بھی پیروی کرنا چاہے تو اُس کا دامن فائدہ سے خالی نہ رہے۔

﴿چند مشاہیر مؤرخین اور ان کی تاریخی تصانیف﴾

۱)...امام محمد بن اسحاق متوفی ۱۵۱ھ	سیرتِ ابن اسحاق
۲)...امام عبداللہ بن قیتبہ متوفی ۲۷۶ھ	المعارف لابن قیتبہ
۳)...امام ابوعبداللہ محمد بن اسماعیل بخاری ۲۵۶ھ	تاریخ کبیر
۴)...امام ابو بکر احمد بن علی خطیب بغدادی ۴۶۳ھ	تاریخِ بغداد
۵)...امام ابو جعفر احمدمحمد بن جریر طبری ۳۱۰ھ	تاریخ الامم والملوک
۶)...علامہ ابوالحسن علی معروف ابن اثیر ۶۳۰ھ	الکامل فی التاریخ
۷)...علامہ عماد الدین ابن کثیر ۷۷۴ھ	البدایہ والنہایہ
۸)...علامہ عبدالرحمن بن محمد خلدون ۸۰۸ھ	تاریخِ ابن خلدون

فیضِ ملّت کی تاریخ و سوانح پر مشتمل تصانیف

۱)...خلافتِ بنو عباسیہ کے خدوخال

۲)...تاریخِ خلافتِ بنواُمیہ

۳)...تاریخِ کربلا

۴)...حالاتِ ابوہریرہ

۵)...سوانحِ حیات اُم المؤمنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا

۶)...سوانحِ حیات حضرت عبد اللہ بن مسعود

۷)...سوانحِ حیات حضرت سلمان فارسی

۸)...سیرتِ حضرت سیدنا بلال حبشی

۹)...سیرتِ امام اعظم ابوحنیفہ

۱۰)...سیرتِ امام مالک

۱۱)...سیرت امام شافعی

۱۲)...سیرت غوثِ اعظم

۱۳)...سوانحِ حضرت سلطان باھو

۱۴)...سوانحِ حضرت احمد کبیر رفاعی

۱۵)...سوانحِ حیاتِ امام ربانی مجدد الف ثانی

۱۶)...تذکرۂ علمائے اھلسنت (۲ جلدیں)

۱۷)...سیرتِ حضرت سیدنا گیسو دراز

۱۸)...حالات سیدنا سلطان بالادین اُویسی

۱۹)...ذکر اُویس قرنی

۲۰)...ذکرخواجہ محکم الدین سیرانی

۲۱)...اماطة الاذی عن نسب غوث الوریٰ

۲۲)...آزر چچا تھا یا باپ؟

۲۳)...سوانحِ حیات امام جلال الدین سیوطی

"رضوان اللہ علیہم اجمعین"

﴿علمِ منطق﴾

منطق نطق سے مشتق ہے اس کا لغوی معنی بولنا، گفتگو کرنا ہے۔ یہ نطق سے مصدرِ میمی ہے اصطلاحی تعریف میں علامہ سید جرجانی لکھتے ہیں کہ **المنطق آلة قانونية تعصم مراعتها الذهن عن الخطاء فی الفكر**۔ یعنی علمِ منطق ایک ایسا علمی وقانونی آلہ ہے جس کی رعایت ذہن کو خطائی الفکر سے بچاتی ہے۔

﴿علمِ منطق کے مدونین﴾

۱)...حضرت سیدنا ادریس علیہ السلام

۲)...یونانی حکیم رئیس فلسفہ ارسطالیس معروف بہ ارسطو ۳۸۴قبل میسح(ق ب)

۳)...ابو نصر محمد بن محمد طرقان فارابی ۳۳۹ھ

۴)...شیخ ابوعلی حسین بن عبد اللہ معروف بابن سینا ۴۲۸ھ

﴿علمِ منطق کی چند مایہ ناز کتب﴾

۱)...حجة الاسلام امام محمد بن محمد غزالی متوفی ۵۰۵ھ	محک النظر۔معیارِ العلوم
۲)...علامہ نجم الدین علی کاتبی متوفی ۶۵۰ھ	عین القواعد
۳)...شیخ سراج الدین محمود بن ابی بکر آرموی متوفی ۶۸۲ھ	مطالع الانوار
۴)...الشیخ ابو علی حسین بن عبداللہ معروف بابن سینا متوفی ۴۲۸ھ	الشفاء۔الموجز الکبیر
۵)...علامہ محب اللہ بہاری	سلم العلوم
۶)...علامہ قاضی مبارک بن محمد ادھمی	قاضی مبارک
۷)...علامہ قاضی محمد حسن بن قاضی غلام	ملا حسن

﴿فیضِ ملّت کی علمِ منطق سے متعلق چند تصانیف﴾

۱)...سرِالمکتوم ترجمه و شرح سلم العلوم

۲)...فیضِ الحبیب ترجمه و شرح تهذیب

۳)...ترجمه و شرح مرقاة

۴)...ترجمه وشرح میر قطبی

۵)...ترجمه و شرح ایساغوجی

۶)...قواعدِ منطق

۷)...نقشه قواعدِ منطق

۸)...تعلیمِ المنطق

﴿علم المناظره﴾

مناظرہ باب مفاعلہ کا مصدر ہے جس کے معنی ہیں باہم نظر کرنا، مشابہ ہونا، بحث ومباحثہ کرنا۔ اصطلاحی معنی کے متعلق علامہ قاضی آفندی ''علم آداب البحث و المناظره'' میں لکھتے ہیں کہ المناظره هی النظر من الجانبین فی النسبة بین الشئین اظهار للصواب ''یعنی مناظرہ کے معنی جانبین سے دو چیزوں کے درمیان نسبت میں بغرض اظہار صواب نظر کرنا ہے جیسے کہ جب دو(۲) شخص کسی مدعی مثلاً اثبات وجود صانع کی بابت مخاصمہ کریں پس ان میں سے ایک کہے العالم حادث و کل حادث یحتاج فی وجوده الی محدث فالعالم غنی عن المحدث۔ تو اُن دونوں مخاصموں کی نظر برائے اظہار صواب دو(۲) چیزوں کے درمیان ایک نسبت میں ہے اور وہ نسبتِ صانع کا وجود یا عدم وجود ہے۔

﴿مناظرہ، مجادلہ، مظاہرہ﴾

یہ بات یاد اور ذہن نشین رہے کہ اگر باہمی تکرار سے مخالفین کی غرض اظہار حق وصواب ہو تو اصلاح میں اس کا نام مناظرہ ہے اور اگر صرف الزامِ فریق کی نیت ہو تو اس کو مجادلہ کہتے ہیں اور اگر محض شیخی کا اظہار اور اپنی بات پر اڑے رہنا مقصود ہو تو اس کو مظاہرہ کہتے ہیں اور بدقسمتی سے آج کل یہی قسم رائج ہے۔

﴿فنِ مناظرہ کی چند قابل قدر تصانیف﴾

۱)...علامہ میر سید شریف جرجانی — شریفیہ فی علمِ المناظرہ

۲)...علامہ محمد عبدالرشید عثمانی — رشیدیہ فی علمِ المناظرہ

﴿فیضِ ملّت کی علمِ مناظرہ سے متعلق چند تصانیف﴾

۱)...شرح مناظرۂ رشیدیہ

۲)...علم المناظرہ

۳)...مناظرۂ علمِ غیب

۴)...مناظرہ ٔحاضر وناظر

۵)...اقلاع الفتن بمناظرہ اھل سنن

۶)...شکست فاش مناظرہ

۷)...مناظرۂ ستھ میل

۸)...مناظرہ لُوس ملتان

۹)...مناظرہ اُویسی بہ عیسائی

۱۰)...مناظرۂ لالہ موسیٰ

۱۱)...مناظرۂ جھوک وینس

۱۲)...مناظرۂ لودھراں

۱۳)...روائیداد مناظرۂ غازی پورہ

۱۴)...مناظرے ھی مناظرے

۱۵)... غیر منقوط

﴿علمِ الصرف﴾

صَرف کالغوی معنی پھیرنا، ہٹانا، واپس کرنا وغیرہ ہے جیسا کہ صَرَفَ اللّٰہُ قُلُوْبَھُم، یعنی اللہ تعالیٰ نے ان کے قلوب کو حق سے پھیر دیا یعنی وہ گمراہ ہوگئے۔ اصطلاحی معنی میں اس سے مراد وہ علم ہے جس میں کلماتِ مفردۂ موضوعہ

عربیہ کی مختلف صوروہیات نوعیہ اور بناوٹ سے بحث ہو باالفاظ دیگر علمِ صرف وہ علم ہے جس سے کلموں کی ساخت اور ان کو تبدیل کرنے کے قواعد معلوم ہوں۔اس علم کا موضوع کلمات ثلثہ ہیں یعنی اسم،فعل،حرف۔

علمِ الصرف کے چند مشاہیر آئمہ اور اُن کی تصانیف

۱)...ابو عثمان بکر بن محمد بن بقیہ ابن عدی متوفی ۲۴۸ھ	تصریف مازی
۲)...ابو الفتح عثمان بن جنی نحوی متوفی ۳۹۲ھ	تصریف ملوکی
۳)...ابوالفضل احمد بن محمد میدانی متوفی ۵۱۸ھ	نزھته الطرف فی علمِ الصرف
۴)...علامہ ابن حاجب متوفی ۶۴۶ھ	شافیہ
۵)...علامہ میر سید علی بن محمد جرجانی	صرف میر
۶)...علامہ مفتی عنایت احمد کاکوری متوفی ۱۲۷۹ھ	علم الصیغہ
۷)...علامہ علی اکبر بن علی الہ آبادی متوفی ۱۰۰۹ھ	فصول اکبری
۸)...علامہ شیخ سراج الدین عثمان چشتی متوفی ۷۵۸ھ	پنج گنج

فیضِ ملّت کی علمِ الصرف سے متعلق چند تصانیف

۱)...النجاح ترجمہ و شرح مراح الارواح

۲)...ترجمہ و شرح ابیات اِلصرف

۳)...ابواب الصرف مع قوانین

۴)...صرف اُویسی

۵)...فضلِ الٰہی شرح صرفِ بہائی

۶)...ھدیة الطلبہ عرف مشکل صیغے

۷)...نقشہ قواعد الصرف

۸)...فیضِ الکبیر ترجمہ و شرصرفِ میر

۹)...فیضِ رضا شرح کریما

﴿علم النحو﴾

نحو کا لغوی معنی طرف، کنارہ، قصد و ارادہ وغیرہ ہے جیسا کہ **نحوت ھذا نحواً** ۔اصطلاحی معنی میں علم النحو سے مراد وہ علم ہے جس میں اواخر کلمات موضوعہ کے احوال اعراب و بنا، ترکیب و افراد سے بحث کی جائے اُسے علم الاعراب بھی کہتے ہیں۔

﴿علم النحو کے چند جلیل القدر آئمہ اور ان کی تصانیف﴾

۱)...امیر المؤمنین حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ	سب سے اوّل تحریر
۲)...ابو عمر عیسیٰ بن عمر ثقفی متوفی ۱۴۹ھ	الاکمال اور الجامع
۳)...ابو بشر عمر و بن عثمان بن قنبر معروف بہ سیبویہ ۱۶۱ھ	الکتاب
۴)...ابو عثمان بکر بن محمد بن عثمان المازنی بصری متوفی ۲۴۹ھ	علل النحو
۵)...ابو عمرو عثمان بن عمر معروف بن ابن حاجب متوفی ۶۴۲ھ	کافیہ
۶)...شیخ سراج الدین عثمان چشتی متوفی ۷۵۸ھ	ھدایۃ النحو
۷)...علامہ شیخ عبدالرحمن جامی متوفی ۸۹۸ھ	شرحِ جامی
۸)...علامہ میر سید شریف جرجانی متوفی ۷۸۹ھ	نحو میر

شرفِ علم النحو﴾

صاحبِ مفتاح السعادۃ لکھتے ہیں کہ علم النحو کا حاصل کرنا فرضِ کفایہ میں سے ہے کیونکہ جس طرح سے دیگر علوم کتاب و سنت سے استدلال کا ذریعہ بنتے ہیں اسی طرح اس سے بھی استدلال کی ضرورت پیش آتی ہے کیونکہ اس کے بغیر کتاب و سنت سے درست معرفت حاصل نہ ہوگی۔حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ **تعلموا النحو کما تعلمون السنن و الفرائض** کہ علمِ نحو کو اسی طرح حاصل کرو جیسے کہ تم فرائض و سنن کو سیکھتے ہو۔

﴿فیضِ ملّت کی علم النحو سے متعلق چند تصانیف کا اجمالی تذکرہ﴾

۱)...التوضیح الکامل ترجمہ و شرح شرح مائۃ عامل

۲)...التحائف السنیہ فی التراکیب النحویہ

۳)...نعم الحامی شرح شرح جامی

۴)...اُویسیه فی علم النحو

۵)...شرح و ترجمه هدایة النحو

۶)...الفیض الکبیر ترجمه و شرح نحو میر

۷)...ترجمه و شرح کافیه

۸)...ترجمه و شرح ابیات النحو

۹)...احسن الحدیث فی بیان التذکیر و التانیث

۱۰)...حل تراکیبِ کافیه

۱۱)...تنسیط الاذهان فی اذا تنازع الفعلان

﴿علمِ طب﴾

طِب کا لغوی معنی علاج کرنا، خواہش، حال، نشان اور عادت وغیرہ ہے۔ اصطلاحی معنی میں اس سے مراد وہ علم ہے جس میں جسمانی امراض کے علاج کا بیان اور تدابیر حفظانِ صحت مذکور ہیں۔

﴿علمِ طب کی چند مشہور اقسام﴾

۱)...یونانی طب	منسوب	ابوالطب اسقیلبوس اور حکیم بقراط سنہ ۴۶۰ ق م
۲)...چینی طب	منسوب	شهنشاه هوانگ ٹی سنہ ۲۶۸۷ ق م
۳)...مصری طب	منسوب	بادشاه آتهوس سنہ ۶۰۰ ق م
۴)...بابلی طب	منسوب	حضرت سیدنا سُلیمان علیه السلام
۵)...رومی طب	منسوب	حکیم رومی کلوس
۶)...هندی طب	منسوب	برهماجی رشی

﴿اسلامی طب﴾

مسلمانوں کے عروج اور زمانہ ترقیات میں طِب کو بہت ترقی ہوئی۔ مسلمانوں نے طِب کے تمام تر دیرینہ سرمایہ کو بہم پہنچا کر سب کو عربی میں منتقل کیا اور اس میں بہت کچھ اضافہ اور اصلاح و ترمیم بھی کی۔ دمشق میں مسیحی اور یہودی اُستادوں کی مدد سے یونانی طِب کی تعلیم میں پوری کوشش کی گئی۔ بغداد میں خلیفہ ہارون رشید کی سرپرستی میں ایک بڑا

دارالعلوم بنا جو مدّتوں تک اچھی حالت میں رہا وہاں اکثر یونانی طبی کتب کے نیز چند ہندی کتب کے عربی میں تراجم ہوئے الغرض اس دور سے باقاعدہ طب کی کتابیں لکھیں گئیں اور تراجم کے ذریعے سے ایک بہت بڑا ذخیرہ اسلامی طب میں ضم ہوگیا۔

﴿فیضِ ملّت کی علمِ طب سے متعلق چند تصانیف کا اجمالی تذکرہ﴾

۱)... اسلام اور طب

۲)...اکسیر الامراض (۲ جلدیں)

۳)...خارش اور اس کا علاج

۴)...طب قارورہ

۵)...رسالہ بواسیر

۶)...رسالہ آتشک

۷)...مفید الاجسام

۸)...پیاز کے فوائد

۹)...پان کی شان

۱۰)...تمباکو کااستعمال

۱۲)...زبدۃ الحکمت

۱۳)...چھوٹی بیماریاں

۱۴)... کھجور کی تحقیق و اقسام بمع فوائد

۱۵)...طاعون

۱۶)...منشیات کا خاتمہ بمع اسباب و علاج

۱۷)...چائے نوشی کے نقصانات

﴿علمِ تصوّف﴾

تصوّف کے لغوی معنی اور اشتقاق کے تعین میں کئی اقوال وآراء موجود ہیں اور پھر یوں ہی لفظ صوفی کے ماخذ میں

بھی مختلف اقوال وارد ہوئے ہیں جن میں سے کسی کا تعین دشوار ہے۔اصطلاحی تعریف میں نہایت احسن تعریف ’’علامہ ابن خلدون‘‘ کی ہے وہ اپنے ’’مقدمہ‘‘ میں لکھتے ہیں

۱) اصل التصوف العکوف علی العبادۃ والانقطاع الی اللہ تعالیٰ والاعراض عن زخرف الدنیا وزینتھا و الزھد فیما یقبل الیہ الجھور من لذۃ ومال وجاہ

ترجمہ تصوّف کا معنیٰ ہے عبادت کرنا مواظبت کے ساتھ،اللہ تعالیٰ کی طرف ہمہ تن متوجہ ہونا، دنیا کے زیب و زینت کی طرف سے روگردانی کرنا،لذتِ مال اور جاہ جس کی طرف عام لوگ متوجہ ہیں اس سے کنارہ کش ہونا۔

۲)امام ابوالحسین نوری رحمۃ اللہ علیہ ’’تصوّف‘‘ کی تعریف یوں فرماتے ہیں

لیس التصوّف رسمًا و علما ولکنہ خلق

ترجمہ یعنی تصوّف نہ رسم ہے نہ علم بلکہ یہ خلق کا نام ہے۔

۳)امام ابومحمد الجریری رحمۃ اللہ علیہ ’’تصوّف‘‘ کی تعریف یوں فرماتے ہیں

الدخول فی کل خلق سنی والخروج من کل خلق دنی

ترجمہ یعنی ہر اعلیٰ اور عمدہ خلق میں داخل ہونا اور ہر رذیل عادت سے باہر نکلنا تصوّف ہے۔

۴)امام سیدنا جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ ’’تصوّف‘‘ کی تعریف یوں فرماتے ہیں

التصوّف ھو ان یمیتک الحق عنک و یحییک بہ

ترجمہ یعنی تصوّف یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ تجھے تیری ذات سے فنا کردے اور اپنی ذات کے ساتھ تجھے زندہ کردے۔

۵)امام ابوبکر الکتانی رحمۃ اللہ علیہ نہایت جامع اور مختصر الفاظ میں تصوّف کی تعریفات کا خلاصہ ان الفاظوں سے بیان کرتے ہیں

التصوّف صفاء و مشاھدۃ

ترجمہ یعنی تصوّف تزکیہ اور مشاہدہ کا نام ہے۔

﴿علمِ تصوّف کے چند بلند پایہ علماء اور ان کی گراں مایہ تصانیف﴾

۱)...شیخ ابو نصر عبداللہ بن علی سراج طوسی — کتاب اللمع

۲)...شیخ ابو طالب محمد بن علی حارثی مکی — قوت القلوب فی معاملۃ المحبوب

۳)...شیخ ابو عبد الرحمن محمد سلمی نیشاپوری — طبقات الصوّفیه

۴)...شیخ ابو القاسم عبد الکریم قشیری — رسالہ قشیریہ

۵)...شیخ ابو الحسن علی ھجویری داتا گنج بخش — کشف المحجوب

۶)...حجۃ الاسلام امام محمد بن محمد غزالی — احیاء العلوم

۷)...امام ابو الفرج عبدالرحمن جوزی — صفوۃ الصفوۃ

۸)...امام الاولیاء شیخ عبد القادرجیلانی — فتوح الغیب

۹)...شیخ شہاب الدین سہروردی — عوارف المعارف

۱۰)...شیخ محی الدین العربی — فتوحات مکیہ

﴿نوٹ﴾

مندرجہ بالاسطور میں نہایت اجمال کے ساتھ تصوّف کے علماء اور اُن کی گراں مایہ تصانیف میں سے چند کتب کا تذکرہ کیا گیا ہے ورنہ تصوّف سے متعلق بے شمار کتب لکھیں گئیں ہیں مگر ان اوراق میں اُن تمام کا احاطہ ممکن نہیں ہے یہاں فقط اُن خاص آئمہ کا اسماء لکھے ہیں جو کہ بالخصوص اس علمِ تصوّف کے حوالے سے مشہور ہوئے ہیں۔

﴿فیضِ ملّت کی علمِ تصوّف سے متعلق تصانیف کا اجمالی تذکرہ﴾

۱)...انطاقِ المفہوم ترجمہ احیاء العلوم للغزالی — ۴ جلدیں

۲)...حلیۃ الاولیاء ترجمہ وحاشیہ

۳)...تنبیہ المغترین ترجمہ وحاشیہ

۴)...روض الریاحین ترجمہ و حاشیہ

۵)...بے عمل پیر و جاھل مرید

۶)...اصطلاحاتِ تصوّف

۷)...تصوّف بدعت ھے یا سنت؟ — ۲ جلدیں

۸)...صدائے نوی شرح مثنوی معنوی — ۲۵ جلدیں

۹)...دل کی ۴۰ بیماریاں اور اُن کا علاج

۱۰)...عون المعبود فی مسئلة وحدة الوجود

۱۱)...مرقاة السالکین ترجمه و شرح مرآة العارفین تصنیف امام عالی مقام امام حسین رضی اللہ عنہ

۱۲)...منهاج العابدین للغزالی ترجمه

۱۳)...فتوحات مکیه شیخ محی الدین ابی عربی

۱۴)...نفحات الانس ترجمه وحاشیه

۱۵)...منبهات لابن حجر ترجمه و حاشیه

۱۶)...مرغوب القلوب شمس تبریز

۱۷)...اصلی اور نقلی پیر میں فرق

﴿علم الکلام﴾

اسلامی عقائد سے متعلقہ مباحث کا نام علمِ کلام ہے بشرطیکہ اُصولِ شرعیہ سے استنباط کے ساتھ ادلہ عقلیہ سے بھی کام لیا جائے ورنہ صرف ''علم العقائد'' کہتے ہیں۔ علمِ کلام کو ''اُصولِ دین'' اور ''علمِ احکام'' بھی کہتے ہیں۔ اصطلاحی تعریف کے متعلق علامہ ابوالخیر اپنی کتاب ''الموضوعات'' میں یوں لکھتے ہیں **ھو علم یقتدر به علی اثبات العقائد الدینیة بایراد الحجج علیها و دفع الشبهة عنها** ۔ یعنی علمِ کلام وہ ہے جس میں ادلہ تفصیلیہ کے ساتھ عقائد دینیہ اسلامیہ کے اثبات اور ان سے دفع شکوک وشبہات سے قدرت حاصل ہوتی ہے۔ بعض متاخرین علماء اس کی تعریف یوں بیان کرتے ہیں کہ علمِ کلام وہ ہے جس میں معرفت عقائدِ دینیہ کے واسطے ذات وصفاتِ باری تعالیٰ اور فلسیفات واقسامِ ممکنات سے بحث ہو۔ اس علم کی اصل غرض وغایت یہ ہے کہ اُصولِ شرعیہ کے موافق عقائد اسلامیہ کی صحیح معرفت حاصل ہو۔

﴿علم الکلام کے چند آئمه اور اُن کی کتب کا اجمالی تذکره﴾

۱)...امام ابو القاسم طبری شافعی متوفی ۴۱۸ھ — شرح اُصول اعتقاد اهل السنه

۲)...امام ابو حامد محمد بن محمد غزالی متوفی ۵۰۵ھ — المنقذ من الضلال

۳)...امام علامه سعد الدین تفتازانی متوفی ۷۹۱ھ — شرح عقائد نسفی

۴)...علامه کمال الدین بن همام متوفی ۸۶۱ھ — مسائره

۵)...علامہ علی بن سلطان محمد القاری متوفی ۱۰۱۴ھ　　　شرح فقہِ اکبر

۶)...علامہ محمد بن احمد السفار ینی متوفی ۱۱۸۸ھ　　　لوامع الانوار البھیہ

﴿فیضِ ملّت کی علم العقائدوالکلام سے متعلق چند تصانیف کا اجمالی تذکرہ﴾

۱)...القواعد الاویسیہ ترجمہ و شرح عقائد نسفیہ

۲)...الفتوح فی حقیقۃ الروح

۳)...قرآن صفت الٰہی ھے

۴)...روح کو موت نھیں

۵)...اللہ تعالیٰ تو یا آپ؟

۶)...عرشیہ

۷)... سایۂ عرش کے مزے

۸)...زندہ رُوحوں کی زندہ باتیں

۹)...ترجمہ و شرح فقۂ اکبر

۱۰)...حق الیقین فی عقائد المجددین

۱۱)...کشف الغمہ فی عقائد اھل السنہ

۱۲)...عقائد اسلامی

۱۳)...نعم الرحیق فی عقائد صدیق

۱۴)...نعم الصواب فی عقائد عمر بن خطاب

۱۵)...الرضوان فی عقائد عثمان

۱۶)...امام غزالی کے عقائد

۱۷)...امام سیوطی کے عقائد

۱۸)...ابنِ تیمیہ کے عقائد

۱۹)...مجدد الف ثانی کے عقائد

۲۰)...عناية الله فى عقائد شاه ولى الله

﴿فیضِ ملّت اور فنِ شرح﴾

جب کوئی مصنف کسی مضمون پر قلم اُٹھاتا ہے تو وہ یا تو کسی ایسی چیز کا اختراع کرتا ہے جس کا وجود اُس سے قبل نہیں ہوتا جیسا کہ متقدمین کی تصانیف یا پھر کسی ناقص کام کی تکمیل کرتا ہے جیسا کہ علامہ جلال الدین سیوطی رحمۃ اللہ علیہ کی جلالین یا پھر کسی مضمون کا اختصار کرتا ہے جیسا کہ علامہ سعد الدین تفتازانی کی کتاب مختصر المعانی یا پھر متفرق اشیاء کو جمع کرتا ہے جیسا کہ علامہ برہان الدین کی کتاب ہدایہ یا پھر مخلوط وغیر مربوط مضمون کو مرتب ومہذب کرتا ہے جیسا کہ علامہ قزوینی کی کتاب تلخیص المفتاح یا پھر کسی فن کے قواعد ومسائل کو اختصار کے ساتھ ترتیب دیتا ہے جیسا کہ علامہ ابن حاجب کی کتاب کافیہ یا پھر کسی مغلق بات کی تشریح کرتا ہے جیسا کہ علامہ ابن حجر عسقلانی کی کتاب مستطاب فتح الباری۔ مذکورہ طریق تالیف میں مؤخر الذکر کو فنِ شرح کہا جاتا ہے یعنی کسی مصنف کی کتاب کے مندرجات مغلقہ کی آسان انداز میں توضیح کرنا جس سے کہ مقصودِ مصنف بآسانی واضح ہو جائے۔ یہ فن کئی لحاظ سے نہایت اہمیت کا حامل ہے اور بالخصوص جب کہ اس کا تعلق دینیات واسلامیات کی کتب سے ہو کیونکہ شرح کرتے ہوئے اُصول وقواعد شریعت کے پیشِ نظر اس انداز سے وضاحت کرتی ہے جس سے کہ مقصود بھی حاصل ہو جائے اور شریعت کی مخالفت بھی لازم نہ آئے۔ شارح کے لئے کئی ذمہ داریاں عائد ہوتی ہیں یعنی اگر اس کتاب کے مندرجات پر اعتراضات ہوں تو ان کے جوابات دے اور جو شکوک وشبہات وارد ہوں ان کے تسلی بخش جوابات دے جہاں تاویل کے بغیر چارہ نہ ہو تو وہاں اُصولِ شرعیہ کے پیشِ نظر تاویل کرے۔ مقصودِ مصنف کو حتی الامکان دلائل سے مزین کرے الغرض مصنف کی تصنیف کردہ کتاب کی تمام تر ذمہ داریاں شارح پر ہوتی ہے اب شارح کا کام ہے کہ وہ کس طرح ان ذمہ داریوں سے عہدہ برآں ہوتا ہے۔ فیضِ ملّت نے جہاں دیگر علوم وفنون میں اپنی مہارت کا سکہ بٹھایا ہے وہیں فنِ شرح کے میدان میں بھی گراں قدر خدمات سرانجام دیں ہیں آپ کی شروحات میں ایک امتیازی خصوصیت یہ ہے کہ وہ نہایت آسان ہوا کرتی ہے جس سے بآسانی ہر عام وخاص مستفید ہو سکتا ہے آپ نے تقریباً ۱۵ فنون سے متعلق کتب کی مایۂ ناز شروح لکھیں ہیں جن میں زیادہ تر کا تعلق علمِ حدیث سے ہے۔

﴿فیضِ ملّت کی تحریر کردہ مختلف اہم کتب کی مایہ ناز شروحات﴾

۱)...فيض الجارى شرح جامع صحيح بخارى ۱۰ جلدیں

۲)...انوارالمغنی شرح سنن دارقطنی ۱۰ جلدیں

۳)...نعم الحامی شرح ملاجامی ۲ جلدیں

۴)...شرح صحیح مسلم شریف ۱۰ جلدیں

۵)...شرح ترمذی شریف ۵ جلدیں

۶)...شرح سنن دارمی شریف ۸ جلدیں

۷)...شرح حدائق بخشش ۲۵ جلدیں

۸)...شرح مثنوی معنوی ۲۵ جلدیں

۹)...شرح فقۂ اکبر

۱۰)...شرح جذب النصر شیخ شاذلی

۱۱)...شرح خصائص الکبری

۱۲)...شرح فصوص الحکم

۱۳)...شرح قصیدہ بردۃ شریف

۱۴)...شرح دلائل الخیرات

۱۵)...شرح مطول

۱۶)...شرح ہدایہ

۱۷)...شرح تفسیر جلالین

۱۸)...شرح ہدایۃ النحو

۱۹)...شرح حزب البحر

۲۰)...شرح تلخیص المفتاح

﴿فیضِ ملّت اور فنِ ترجمہ نویسی﴾

فیضِ ملّت کو اللہ تعالیٰ نے میدانِ علم میں باکمال صلاحیتوں سے سرفراز فرمایا ہے۔علم وفن کے متعلق آپ کی خدمات قابلِ ستائش ہیں جنہیں رہتی دنیا تک یادرکھا جائے گا۔مختلف فنون وعلوم میں جہاں آپ نے باکمال صلاحیتوں کا

لوہا منوایا ہے وہیں فنِ ترجمہ نویسی میں بھی ایک زریں باب کا اضافہ کیا ہے۔ کسی زبان کے مافی الضمیر کو دوسری زبان میں منتقل کرنا یعنی کسی تحریر کو ایک زبان سے دوسری زبان میں نقل کرنا فنِ ترجمہ نویسی کہلاتا ہے اور یہ کام کس قدر دشوار گزار ہے یہ تو وہی جانتا ہے جس کا اس کام سے واسطہ پڑا ہو کیونکہ ہر زبان کی اپنی لغت اور اپنے اُصول وقواعد ہوتے ہیں لہٰذا جب کوئی شخص کسی تحریر کو ایک زبان سے دوسری زبان میں منتقل کرتا ہے تو اس کے لئے ان دونوں زبانوں سے واقفیت ،ان زبانوں کے قواعد وضوابط اور الفاظ ومحاورات ،لغت سے حتی الامکان آگاہ ہونا ضروری ہے تب ہی کہیں ترجمہ نویسی کی ذمہ داریوں سے عہدہ برآں ہوا جاسکتا ہے اور دیگر تمام زبانوں کے مقابلے میں جس قدر خصوصیت ،فصاحت وبلاغت اور جامعیت عربی زبان کو حاصل ہے کسی اور زبان کو وہ مقام حاصل نہیں لہٰذا بالخصوص عربی جیسی عظیم و جامع زبان پر مشتمل کتب کو اُردو زبان میں منتقل کرنا واقعی نہایت دشوار ترین کام ہے مگر فیضِ ملّت کو اللہ تعالیٰ نے ترجمہ نویسی کے فن میں بھی خداداد صلاحیت سے نوازا ہے جس کی بدولت آپ مشکل سے مشکل اور علوم وفنون کی مایۂ ناز ترین کتابوں کے مندرجات کو نہایت سرعت اور سہل ترین انداز میں اُردو زبان کے قالب میں ڈھالتے چلے جاتے ہیں مگر ساتھ ہی ساتھ قواعد وضوابط زبان کو بھی پیش نظر رکھتے ہیں جس کے باعث آپ کے تحریر کردہ تراجم خاص وعام میں نہایت مقبول ومعروف ہیں۔ آپ نے تقریباً ۱۰ سے زائد علوم وفنون کی کتب کے تراجم تحریر کیے ہیں جن میں بالخصوص تفسیر ،حدیث ،فقہ ،تصوّف ،عقائد ،سیر ،صرف ونحو وغیرہ سرِ فہرست ہیں آپ نے عربی ،فارسی کتب کے کئی مایہ ناز تراجم تحریر کیے ہیں جن میں سے چند مندرجہ ذیل ہیں

﴿فیضِ ملّت کے تحریر کردہ اہم ترین کتب کے چند مایہ ناز تراجم﴾

۱)...فیوض الرحمن ترجمہ تفسیر روح البیان	۳۰ جلدیں
۲)...انطاق المفهوم ترجمہ احیاء العلوم	۴ جلدیں
۳)...البدور السافرہ فی احوال الآخرة للسیوطی	۱ جلد
۴)...الاشاعة لاشراط الساعة للبرزنجی	۱ جلد
۵)...اسرارالابرار ترجمہ اخبار الاخیار	۲ جلدیں
۶)...ترجمہ جامع المعجزات	
۷)...ترجمہ سفر السعادۃ	

۸)...ترجمه مواهب الدنيه

۹)...ترجمه دلائل النبوة

۱۰)...ترجمه اليواقيت والجواهر

۱۱)...ترجمه فتوحات مكيه

۱۲)...ترجمه خصائص كبرى

۱۳)...ترجمه منهاج العابدين

۱۴)...ترجمه التذكره للقرطبى

۱۵)...ترجمه حلية الاولياء

۱۶)...ترجمه الكشف للغزالى

۱۷)...ترجمه معتقد المنتقد

۱۸)...ترجمه دقائق الاخبار للغزالى

﴿فنِ تلخیص وخلاصہ﴾

فنِ تلخیص نہایت مشکل ترین فنونِ علمیہ میں سے ایک ہے ایک تو اس وجہ سے بھی کہ اس فن کے باقاعدہ قواعد و ضوابط کے لئے کوئی خاطر خواہ کتاب مرتب نہ ہوئی اور اگر بالفرض ہوئی بھی تو وہ اس فن کے مشتملات کے لئے ناکافی ثابت ہوئی اور دوسری وجہ یہ کہ اس فن میں چونکہ کسی کتاب کے مضامین کو اس انداز میں مختصر کر کے بیان کرنا ہوتا ہے جس سے مصنف کی کتاب کی عظمت و وقعت بھی قائم رہے اور اس کے تحریر کردہ بیش بہا علمی و تحقیقی نکات کا جامع مضمون بھی سامنے آجائے اور ظاہر ہے یہ نہایت مشکل مرحلہ ہے کیونکہ ہر مصنف کا اندازہ تحریر و اسلوب مختلف ہوتا ہے۔ اس لئے تلخیص سے قبل اس کے مزاج کے تعین کے لئے کوشش کرنی پڑتی ہے اس کی دیگر کتب کو سامنے رکھ کر نہایت غور و فکر کے بعد اس کے اسلوبِ تحریر اور مزاجِ علمی کا اندازہ لگایا جاتا ہے پھر اسی انداز کے موافق اسی کی تحریر کو خلاصہ و تلخیص کا جامہ پہنایا جاتا ہے۔ "فیضِ ملّت" فنونِ علمیہ کے دیگر میدانوں کی طرح اس میدانِ علم میں بھی نہایت کامیابی سے سرفراز ہوئے ہیں آپ نے بیش بہا تحقیقاتِ علمیہ کی امہات کتب کا نہایت جامع و مانع خلاصہ پیش کیا ہے جو اہل علم کے لئے دید کے قابل ہے۔

﴾علماء اسلام کی چند تلخیصات کا اجمالی تذکرہ﴿

۱)...خلاصۃ النہایہ فی فوائد الہدایہ   شیخ محمود بن احمدقونوی متوفی ۶۷۷ھ

۲)...الدرایۃ فی منتخب احادیث الہدایہ   شیخ محدث ابن حجر عسقلانی شافعی

۳)...مختصر المصابیح خلاصۃ مشکوۃ المصابیح   شیخ ابو النجیب عبدالقادر سہروردی متوفی ۵۶۳ھ

۴)...تلخیص معانی الآثار   شیخ حافظ ابن عبدالبر مالکی صاحب"التمہید"

۵)...الوافیہ فی مختصر الکافیہ   شیخ فضل بن علی جمالی

۶)...تلخیص التلخیص المفتاح   شیخ عزالدین محمد بن ابوبکر ابن جماعہ ۸۱۹ھ

۷)...تلخیص الجامع الکبیر   شیخ کمال الدین محمد بن عباد الخلاطی حنفی ۶۵۲ھ

﴾فیضِ ملّت کے تحریرکردہ اہم ترین کتب کے چند قابل قدر خلاصہ جات وتلخیصات﴿

۱)...خلاصہ و تلخیص   زرقانی شریف

۲)...خلاصہ و تلخیص   روح البیان

۳)...خلاصہ و تلخیص   مشکوۃ المصابیح

۴)...خلاصہ و تلخیص   عینی شرح بخاری

۵)...خلاصہ و تلخیص   حلیۃ الاولیاء

۶)...خلاصہ و تلخیص   فتاویٰ رضویہ

۷)...خلاصہ و تلخیص   بہجۃ الاسرار

۸)...خلاصہ و تلخیص   خصائصِ کبری

۹)...خلاصہ و تلخیص   دلائل النبوۃ

۱۰)...خلاصہ و تلخیص   احسن الوعاآداب الدعاء

۱۱)...خلاصہ و تلخیص   بہارِ شریعت بنام اسرارِشریعت

۱۲)...خلاصہ و تلخیص   سراجی بنام زبدۃ المیراث

۱۳)...خلاصہ و تلخیص   الاحتساب فی الانتساب

﴿میلاد النبی ﷺ﴾

اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے کہ لقد من اللہ علی المومنین اذبعث فیھم رسولا من انفسھم۔

(آلِ عمران، آیت ۱۶۴)

ترجمہ﴾ بے شک اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں پر بڑا احسان فرمایا کہ اُن میں اُنہی میں سے عظمت والا رسول بھیجا۔

جشنِ میلاد النبی ﷺ جو نبی کریم ﷺ کی ولادت باسعادت کی تاریخی خوشی میں مسرت وشادمانی کا اظہار ہے اور یہ ایسا عمل مبارک ہے جس سے ابولہب جیسے کافر کو بھی فائدہ پہنچتا ہے اگر ابولہب جیسے کافر کو میلاد النبی کی خوشی میں ہر پیر کو عذاب میں تخفیف نصیب ہو سکتی ہے تو اس مومن مسلمان کی سعادت کا کیا ٹھکانا ہوگا جس کی زندگی میلاد النبی ﷺ کی خوشیاں منانے میں بسر ہوتی ہو۔ سبحان اللہ و بحمدہ

حضور نبی کریم ﷺ بھی اپنے یومِ ولادت کی تعظیم فرماتے اور اس کائنات میں اپنے وجود کے ظہور پر سپاس گزار ہوتے ہوئے پیر کے دن روزہ رکھتے تھے۔ مخالفین اہلِ سنت نے جہاں دیگر فسادات کا دروازہ کھولا وہیں اس مبارک عمل کے خلاف بھی زہر اُگلا اور لوگوں کو راہِ راست سے بھٹکانے کی کوششیں کیں اور ہر طرح سے اس فعلِ مقدس سے باز رکھنے کی کوشش کیں۔ ''فیضِ ملّت'' نے بطور خاص میلاد النبی ﷺ کے موضوع پر نہایت قابلِ قدر کتابیں لکھیں اور اہلِ اسلام کے قلوب کو فرحت وسکون کا سامان مہیا کیا۔

﴿آئمہ اسلام کی میلاد النبی سے متعلق چند کتب کا تذکرہ﴾

۱)...بیان المیلاد النبی ﷺ — علامہ ابن جوزی متوفی ۵۹۷ھ

۲)...عرف التعریف بالمولد الشریف — علامہ شمس الدین جزری ۶۶۰ھ

۳)...مورد الصادی فی مولد الھادی — علامہ شمس الدین دمشقی ۸۴۲ھ

۴)...حسن المقصد فی عمل المولد — علامہ شیخ جلال الدین سیوطی ۹۱۱ھ

۵)...اتمام النعمۃ علی العالم — علامہ ابن حجر مکی ہیتمی ۹۷۳ھ

۶)...المورد الروی فی المولد النبوی — علامہ شیخ ملا علی قاری ۱۰۱۴ھ

۷)...عقد الجو ھر فی مولد النبی الازھر — علامہ شیخ عبد الکریم برزنجی ۱۱۷۷ھ

۸)...جواہر النظم البدیع فی مولدالشفیع — علامہ شیخ یوسف نبھانی ۱۳۵۰ھ

۹)...اقامۃ القیامۃ علی طاعن القیام لنبی تہامہ — امام احمد رضا خان فاضل بریلوی ۱۳۴۰ھ

۱۰)...نطق الھلال بارخ ولادۃ الحبیب والوصال — امام احمد رضا خان فاضل بریلوی ۱۳۴۰ھ

«فیضِ ملّت کی میلاد النبی ﷺ کے متعلق چند تصانیف کا اجمالی تذکرہ»

۱)...غوث العباد فی ابحاث المیلاد

۲)...کحلِ البصر فی ولادۃ خیرالبشر

۳)...القول السداد فی بیان المیلاد

۴)...محفلِ میلاد کے فضائل و برکات

۵)...میلاد جسمانی و آمد روحانی

۶)...برکاتِ میلاد شریف

۷)...باب ولادت تارضاعت

۸)...محفلِ میلاد کی شرعی حیثیت

۹)...بارہ ربیع الاوّل کے جلوس کا ثبوت

۱۰)...تصانیف المیلاد

۱۱)...محفلِ میلاد تاریخ کے آئینہ میں

۱۲)...ارشادِ العبید فی تسمیۃ المیلاد بالعید

۱۳)...میلاد و قیام

۱۴)...محافلِ میلاد

۱۵)...میلادِ مصطفی ﷺ

۱۶)...فضائلِ میلاد النبی ﷺ

۱۷)...ایک سو بارہ سوالات کے جوابات متعلق بہ میلاد شریف

۱۸)... ۱۲ ربیع الاوّل کی شرعی تحقیق

﴾امام اولیاء شیخ عبدالقادر جیلانی قدس سرہ النورانی﴿

حضور سیّدنا شیخ عبدالقادر جیلانی رضی اللہ عنہ کی ذاتِ گرامی کسی تعارف کی محتاج نہیں بلکہ تعارف ان کا محتاج نظر آتا ہے۔اللہ تعالیٰ نے حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی رضی اللہ عنہ کو جو عروج وکمال اور شہرت وعظمت عطا کی ہے وہ کسی اور کے حصّے میں نہیں آئی۔اس اُمت مرحومہ میں بالخصوص سلاسلِ طریقت میں آپ کی ذات منفرد ویگانہ مثل چودھویں رات کے چاند کی مانند جگمگاتی نظر آتی ہے۔ولادت تا وصال آپ سے جس قدر کرامات وعجائبات کا ظہور ہوا کسی اور ولی میں اس کی نظیر نہیں ملتی بلکہ امام عبداللہ یافعی رحمۃ اللہ علیہ اپنی کتاب ''مرأۃ الجنان'' میں فرماتے ہیں کہ جس قدر کرامت کا صدور غوثِ اعظم شیخ عبدالقادر جیلانی سے ہوا اور کسی سے اس قدر نہ ہوا اور آپ کی کرامات کا شمار نا ممکن ہے کیونکہ وہ بے حد و بے حساب ہیں تو حضرت غوثِ اعظم رضی اللہ عنہ کے اُن کمالات وکرامات سے بہت کثیر خلقِ خدا فیضیاب ہوئی اور ہورہی ہے اور ہوتی رہے گی۔حضرت شیخ کو اپنے اپنے وقت کے آئمہ وعارفینِ زمانہ نے ''شہبازِ لامکانی'' ''غوثِ صمدانی'' ''قطب ربانی'' ''امام الاولیاء'' ''قطب الاقطاب'' کے گراں قدر القابات کے ساتھ یاد کیا۔آپ رضی اللہ عنہ کی ذاتِ گرامی اس اُمت کیلئے باعثِ نزولِ رحمت کا پیش خیمہ ثابت ہوئی۔تمام ہی اولیاء اللہ آپ کے دربارِ مبارک سے مستفید ہوئے بلکہ آپ کے بعد تو بعد پہلے کے اولیاء بھی آپ کی خداداد عظمت کے قائل تھے۔جیسا کہ میرے اعلیٰ حضرت رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں

اپنا کیا حال ہے اسلاف کی حالت کیا تھی
اپنی توقیر ہے کیا ان کی وجاہت کیا تھی

آپ کا فیضان سلسلہ قادریہ کی صورت میں پورے عالم میں جاری وساری ہے بلکہ تمام سلاسلِ طریقت درحقیقت آپ ہی کی ذات سے فیض یاب ہیں۔جیسا کہ اعلیٰ حضرت فرماتے ہیں

فضل و ہنر بڑوں کے گر تم میں ہوں تو جانیں
گر یہ نہیں تو بابا وہ سب کہانیاں ہیں

آپ رضی اللہ عنہ کے فضائل ومناقب پر بے شمار کتب لکھی جا چکی ہیں۔''فیضِ ملّت'' نے بھی آپ کی سرکار سے فیض

یاب ہونے اور حقِ غلامی ادا کرنے کی غرض سے آپ کے متعلق کئی تحقیقی وعلمی کتب لکھی ہیں بلکہ آپکی غوثِ اعظم سے محبت کا اندازہ اس بات سے لگائیے کہ اکثر اوقات اگرچہ موضوع بظاہر مختلف ہوتا ہے اور اسے غوثِ اعظم سے متعلق نسبت نہیں بھی ہوتی تب بھی آپ کلام ہی کلام کے اندر حضرت شیخ کا ذکرِ مبارک ضرور فرما دیتے ہیں۔

﴿فیضِ ملت کی سیّدنا غوثِ اعظم رضی اللہ عنہ سے متعلق چند تصانیف کا اجمالی تذکرہ﴾

۱)... سیرت سیّدنا غوثِ اعظم

۲)... کراماتِ غوثِ اعظم

۳)... خاندانِ غوثِ اعظم

۴)... تذکرہ ٔخلفائے غوثِ اعظم

۵)... عرسِ غوثِ اعظم

۶)... برکات گیارھویں شریف

۷)... غوثِ جیلانی اور امام ربّانی

۸)... غوثِ اعظم دستگیر

۹)... غوثِ اعظم اور شیعہ

۱۰)... کیا غوثِ اعظم وہابی تھے؟

۱۱)... فیضِ محی الدین بر خواجہ معین الدین

۱۲)... گیارھویں شریف کے دلائل

۱۳)... تفریح الخاطر فی شرح اسماء عبد القادر

۱۴)... غوثِ اعظم کی غوثیت تا قربِ قیامت

۱۵)... الفیوضات الغوثیہ علی سلسلتہ النقشبندیہ

۱۶)... قصیدۂ غوثیہ مع خواص و برکات

۱۷)... یا شیخ عبد القادر جیلانی شیاً للہ کہنے کا ثبوت

۱۸)... ایک سو گیارہ سو الات کے جو ابات متعلق بہ گیا رھویں شریف

۱۹)... غوثِ اعظم عالمِ ارواح میں

۲۰)...تحقیق الاکابر فی قدم الشیخ عبدالقادر

عقائدِ اہلسنّت وجماعت

اہلسنّت وجماعت کوئی نو پید فرقہ یا مسلک و مذہب نہیں بلکہ یہ درحقیقت اس جماعتِ مقدّس کا نام ہے جو کہ قرآن وسنّت کی تعلیمات پر عمل پیرا ہے جس کے ہاتھوں میں صحابہ واہلِ بیت کرام کا دامن ہے جس کی بدولت اللہ تعالیٰ نے دینِ اسلام کی شان وشوکت کو قائم وباقی رکھا ہے جس کیلئے حضور نبی کریم ﷺ نے ارشادفرمایا

اتبعو السواد الاعظم

ترجمہ

''سواد اعظم کی پیروی کرو۔''

علامہ ملاعلی قاری ''مرقاۃ'' شرح مشکوۃ میں فرماتے ہیں کہ ''سواد اعظم سے مراداہل سنّت وجماعت ہے۔'' جس کے متعلق حدیث میں ارشادفرمایا گیا کہ میری اُمت ۷۳ فرقوں میں بٹ جائے گی ان میں سے ۷۲ فرقے دوزخی ہونگے اور ایک فرقہ جنّتی ہوگا۔ محدثینِ عظام نے اس کی وضاحت میں فرمایا ہے کہ وہ فرقہ وجماعت مذہب حق ''اہلِ سنّت وجماعت'' ہے تو چونکہ اُمت کا فرقوں میں تقسیم ہونا ایک لازمی امر ہے اس لیئے مرورِ زمانہ کی بدولت کئی فرقوں نے جنم لیا جن کا مقصد ''اہلِ سنّت وجماعت'' کی مخالفت کرنا تھا لہٰذا اُنہوں نے ہرطرح سے اس مذہب مہذب کے خلاف زہراُگلنا شروع کیا جس کیلئے انہوں نے کوئی دقیقہ اُٹھا نہ چھوڑا اور انتہائی بغض وعداوت کا مظاہرہ کرتے ہوئے اہلِ سنّت و جماعت کے عقائدومعمولات پر حملے شروع کیئے تاکہ عوام الناس کو اس جماعتِ مہذب سے متنفر کرسکیں لیکن جہاں شرکاو جود ہوتا ہے تو اس کے خاتمہ کیلئے اللہ تعالیٰ خیر کو بھی قوت وہمت عطا فرماتا ہے اس وجہ سے ان بے باکوں کے منہ توڑ جوابات کیلئے ہمارے علماءِ اہلِ سنّت فوراً کمربستہ ہوئے اور نہایت علمی وتحقیقی کتابیں تصنیف فرما کر اہلِ ایمان کے قلوب واذہان کو فرحت واطمینان اور مخالفین اسلام کو دندان شکن جوابات دیئے۔ اس عظیم محاذ پر بھی علامہ اُویسی ''فیضِ ملّت'' کسی سے پیچھے نہ رہے اور اکابرین کی پیروی کرتے ہوئے نہایت عام فہم مگر علمی وتحقیقی انداز پر بے شمار رسائل وکتب تصنیف فرمائیں فقیر کے اندازے کے مطابق صرف اسی موضوع پر ''فیضِ ملّت'' کی تقریباً ۳۰۰ کتابیں موجود ہیں لیکن اکثر وبیشتر غیر مطبوعہ ہیں ذیل میں فقط چند کتب کا اجمالی تذکرہ مشتِ نمونہ پیش کیا جارہا ہے۔

﴿فیضِ ملّت کی عقائد و معمولات اہلسنّت کے اثبات میں تحریر کردہ چند تصانیف﴾

۱)... اعانت الاحباب بایصال الثواب

۲)... تسکین الخواطر فی مسئلہ حاضر و ناظر

۳)... غایۃ المامول فی علم الرسول

۴)... الامداد و الاستمداد

۵)...التصرفات فی اختیار صاحب المعجزات

۶)... الوسیلہ بالاشخاص

۷)... تحقیق الوسیلہ

۸)... ندائے یا رسول اللہ کا ثبوت

۹)... چراغاں کا ثبوت

۱۰)... انگوٹھے چومنے کا ثبوت

۱۱)... پنج تن پاک کہنے کا ثبوت

۱۲)... تعینِ دن کا ثبوت

۱۳)... الصلوٰۃ والسلام علیک یا رسول اللہ کہنے کا ثبوت

۱۴)... زیارتِ گنبدِ خضراء کا ثبوت

۱۵)... اولیاء اللہ کی نذر ماننے کا ثبوت

۱۶)... دعا بعد نمازِ جنازہ کا ثبوت

۱۷)... یاشیخ شیاءً للہ کہنے کا ثبوت

۱۸)... اذان بر قبر کا ثبوت

۱۹)... نذر و نیاز کا ثبوت

۲۰)... مختارِ کُل

۲۱)... جا مع البیا ن فی علم ما یکو ن و ما کان

﴿اما مِ اعظم سیّدنا ابو حنیفہ نعما ن بن ثا بت رضی اللہ عنہ﴾

امامِ اعظم سیّدنا ابوحنیفہ نعمان بن ثابت رضی اللہ عنہ "امام الائمہ" "سراج الامتہ" "رئیس الفقہا" "استاذ المجتہدین" "سیدالاولیاء والمحدثین" "پیشوائے اصفیاء" "مبشر مصطفیٰ" "دعائے علی المرتضیٰ" الغرض نبوت وصحابیت کے بعد انسان میں جس قدر فضائل ومحاسن پائے جاسکتے ہیں۔آپ رضی اللہ عنہ ان تمام اوصاف کے جامع تھے۔ولادت ۸۰ھ بمقام کوفہ میں اور وصال ۱۵۰ھ میں بغداد معلّٰی میں ہوا۔

آپ رضی اللہ عنہ کا سلسلہ خاندان حضرت سیّدنا اسحاق بن ابراہیم خلیل اللہ علیہ السلام پر جاکر حضور تاجدار نبوت ورسالت ﷺ سے مل جاتا ہے اور نسبتِ نبی کریم ﷺ کی عظمت وسعادت حاصل ہوتی ہے۔

آپ رضی اللہ عنہ کے فضائل ومناقب بے حدو بے شمار ہیں۔حضور ﷺ نے ارشادفرمایا

سیا تی من بعدی رجل یحیی السنة و یمیت البدعة و هو نعما ن بن ثا بت

ترجمہ ﴾میرے بعدایک ایسا آدمی آئے گا جو سنت کو زندہ کرے گا اور بدعت کو ختم کرے گا اور وہ نعمان بن ثابت ہے نیز ارشادفرمایا سیا تی من بعد ی رجل یعر ف و یکنی با بی حنیفته وهو سرا ج امتی

ترجمہ ﴾عنقریب میرے بعدایک ایسا آدمی آئے گا جو ابوحنیفہ کی کنیت سے معروف ہوگا اور وہ میری امت کا آفتاب ہے۔

الغرض خاص اسی موضوع پر علمائے اسلام نے بے حد قابل قدر کتابیں تصنیف کیں ہیں جن میں سے چند مندرجہ ذیل ہیں۔

۱)... منا قب الاما م اعظم	شیخ علا مه المو افق احمد االمکی متوفی ۵۶۸ھ
۲)... منا قب الا ما م اعظم	شیخ علا مه محمد بن شها ب کر دری متوفی ۸۲۷ھ
۳)... الخیر ات الحسا ن	شیخ علا مه ابن ِحجر مکی هیتمی
۴)... تبیض الصحیفه فی منا قب ابی حنیفته	شیخ جلا ل الدین سیو طی شا فعی ۹۱۱ھ
۵)... عقو د الجما ن فی منا قب النعما ن	شیخ علا مه ابو جعفر طحا وی

آپ کے مناقب بے شمار ہیں اور جامع الاصول میں لکھا ہے اگر ہم امام اعظم کے فضائل ومناقب بیان کرنا چاہیں تو دفاتر

لکھنے کے باوجود بھی اپنے اصل مقصد تک نہ پہنچ سکیں گے۔ ''فیضِ ملّت'' نے بھی امام اعظم سے متعلق چند کتب لکھی ہیں۔

﴿فیضِ ملّت کی سیدنا امام اعظم ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ سے متعلق تحریر کردہ چند تصانیف﴾

۱)...مناقب الموفق (ترجمہ)

۲)... مناقب الکردی (ترجمہ)

۳)...مناقبِ امامِ اعظم

۴)... امام اعظم کی فقاہت

۵)... امامِ اعظماور انکے اساتذہ علم الحدیث

۶)... امامِ اعظم اور امام بخاری

۷)... امامِ اعظم اور امام حسن بصری

۸)... امام اعظم اور علم الحدیث

۹)... امام اعظم کا تبحر فی الحدیث

۱۰)... سیرت امام ابو حنیفہ

۱۱)... سترہ احادیث کا جواب

۱۲)... امام اعظم کی حاظر جوابی

﴿امام اہلِ سنّت الشاہ احمد رضاخان رحمتہ اللہ علیہ﴾

امامِ اہلِ سنّت، مجدد دین وملت، حامی سنّت، ماحی بدعت، شیخ الفقہاء والمحدثین، زینتِ مسندِ رُشد وارشاد، علامہ مولانا قاری، مفتی الشاہ عبدالمصطفیٰ احمد رضا خان علیہ الرحمۃ عالمِ اسلام کے لئے ایک نہایت ہی معتبر ومستند ذات کا نام ہے جن کا وجود دینِ متین کی رونقوں کا باعث بنا۔ جن کی برکت سے گلشنِ اسلام کے مُرجھائے ہوئے پھولوں پر پھر سے بہاریں نمودار ہوئیں۔ جن کی زندگی کا مقصد صرف خدا اور رسول ﷺ کی عظمتوں کا پرچار کرنا اور ان کے خلاف زبان درازی کرنے والوں کو اپنے قلم کے خنجر سے ذلت کی موت دینا تھا۔

ضعف ہو لاکھ مگر دشت نوردی نہ چھٹے
حشر تک چاہے مجنوں کی طرح نام چلے

امام اہلِ سنّت نے ساری زندگی دینِ متین کی حمایت میں گزار دی اور لوگوں کے دلوں میں عشقِ رسالت ﷺ کی شمع کو روشن کیا۔ ان کی تعریف وتوصیف میں کچھ کہنا سورج کو چراغ دکھانے کے مترادف ہے۔

عام حالت پر بسر کی زندگی تو نے تو کیا
ارے کچھ تو ایسا کر کہ عالم بھر میں افسانہ رہے

امامِ اہلِ سنّت کی ان بے مثال خدمات کو سراہتے ہوئے کئی علماء و مشائخ نے رضویات کے موضوع پر بے شمار مایہ ناز کتابیں تصنیف کیں اور اس جلیل القدر امام کو خراجِ عقیدت پیش کیا۔ جن علماء نے خاص طور پر اس موضوع سے قرطاس ابیض کو مزّین کیا ان میں علامہ ظفر الدین بہاری، علامہ نعیم الدین مراد آبادی، علامہ سردار احمد محدث فیصل آبادی، علامہ ڈاکٹر مسعود احمد، علامہ عبدالحکیم شرف قادری، علامہ عبدالستار ہمدانی وغیرہ قابلِ قدر ہیں۔

''فیضِ ملت'' نے جہاں اور بیش بہا کتابیں لکھیں وہیں اپنے اس جلیل القدر امام کو خراجِ عقیدت پیش کرنے کے لئے بھی خاص طور سے کئی رسائل و کتب تصنیف کیں ہیں ان میں امام اہلِ سنّت کے نعتیہ دیوانِ حدائقِ بخشش کی شرح ۲۵ مجلدات میں نہایت شہرۂ آفاق ہے۔

﴿فیضِ ملّت کی اما م اہلسنّت الشا ہ احمد رضا خا ن فا ضل بریلی سے متعلق چند خصو صی تصا نیف﴾

۱)... اما م احمد رضا اور فنِ تفسیر

۲)... ا مام احمد رضا اور علم الحدیث

۳)... اما م احمد رضا کا درسِ ادب

۴)... اما م احمد رضا اور احا دیثِ مو ضو عہ

۵)... اما م احمد رضا اور مسئلہ وحدۃ الوجو د

۶)... اما م احمد رضا اور سلا سل ِ اربعه

۷)... تفسیر ِ امام احمد رضا

۸)... اسا نید امام احمد رضا

۹)... کیا اعلیٰ حضرت بریلوی ما در زاد ولی تھے ؟

۱۰)... اما م احمد رضا اور مشا ئخ و علما ء بہا ولپور

۱۱)... الحقا ئق فی الحدا ئق ۲۵ جلدیں

۱۲)... الا حا دیث السنیه فی الفتاوی الرضویه ۵ جلدیں

۱۳)...الدرة البیضاء فی فقه الشاه احمد رضا

﴿مناقبِ صحابہ کرام﴾

صحابی ہر وہ مسلمان ہے جس نے حضور نبی کریم ﷺ کی صحبت پائی یا حضور نبی کریم ﷺ کو دیکھ لیا اور تادم واپسی ایمان پر قائم رہا۔ اللہ تعالیٰ صحابہ کے متعلق ارشاد فرماتا ہے

والسا بقون الاولون من المها جرین وا لانصار والذین اتبعو هم با حسان رضی الله عنهم ور ضوا عنه (الآیة)

ترجمہ﴾ اور سب میں اگلے پہلے مہاجر اور انصار اور جو بھلائی کے ساتھ ان کے پیرو ہوئے اللہ تعالیٰ ان سے راضی اور وہ اللہ تعالیٰ سے راضی۔

ایک اور مقام پر ارشادِ ربّانی ہوتا ہے۔

اولئک الذین امتحن الله قلو بهم للتقوی

ترجمہ﴾ یہ وہ ہیں جن کا دل اللہ تعالیٰ نے پرہیز گاری کے لئے پرکھ لیا ہے۔ ایک اور مقام پر مزید ارشاد ہوتا ہے۔

ولکن الله حبب الیکم الایمان زینه فی قلو بکم و کره الیکم الکفر والفسوق والعصیا ن اولئک هم الرا شدو ن ۔

ترجمہ ﴾ لیکن اللہ تعالیٰ نے تمہیں دین پیارا کر دیا ہے اور اسے تمہارے دلوں میں آراستہ کر دیا اور کفر اور حکم عدولی اور نافرمانی تمہیں ناگوار کر دی ایسے ہی لوگ راہ پر ہیں۔

احادیثِ مبارکہ میں تو بے شمار فضائل ومناقبِ صحابہ کرام وارد ہوئے ہیں۔ جس کو سمیٹنا ناممکن ہے۔ یہ وہ مبارک جماعت ہے کہ جن سے ان کا رب عزوجل اور اس کا پیارا حبیب ورسول ﷺ راضی ہوگیا۔ ایک مسلمان کی عظمت کیلئے یہ سب سے بڑی سعادت وخوش بختی کی بات ہے۔ مناقب الصحابہ کے موضوع پر تقریباً تمام ہی کتبِ حدیث میں با قاعدہ ایک باب ''کتاب فضائل الصحابہ'' درج کیا گیا ہے اور اس کے علاوہ خاص صحابہ کرام کے فضائل ومناقب، حالات و سوانح وغیرہ پر بھی کئی کتابیں لکھی گئی ہیں۔ جیسا کہ علامہ ابنِ حجر عسقلانی کی ''اصا بہ فی تمیز الصحا بہ'' اور علامہ شیخ ابنِ اثیر جزری کی ''اسد الغا بہ فی معر فتہ الصحابہ'' وغیرہ قابلِ ذکر ہیں۔ ''فیضِ ملّت'' نے بھی اس مقدّس جماعت سے متعلق خاص طور سے کئی کتب تصنیف فرمائیں ہیں جن میں ان کے حالات وفضائل کے ساتھ ساتھ مخالفین کے کئے گئے اعتراض کے دندانِ شکن جوابات بھی دیئے گئے ہیں۔ یوں آپ کی اس موضوع پر تحریر کردہ کتب میں ایک انفرادیت پائی جاتی ہے۔

﴿فیضِ ملّت کی صحابہ کرام کے فضائل ومناقب پر مشتمل چند قابلِ قدر کتب کا اجمالی تذکرہ﴾

۱)... ردالزندیق عن ابی بکر الصدیق

۲)... رد الکذا ب عن عمر بن خطا ب

۳)... دفع البھتا ن عن عثمان بن عفان

۴)... رد الکا ذب عن علی ابن ابی طا لب

۵)... خلیفہ اوّل سیّدنا ابو بکر صدیق

۶)... ام المؤ منین سیّدہ میمو نہ

۷)... سیرت ِ فا روقِ اعظم

۸)... سیّدہ آمنہ

۹)... سیّدنا ابو ذر غفا ری

۱۰)... سیّدنا سلما ن فا رسی

۱۱)... امیر معا ویہ

﴿فضائل ومناقب﴾

فضائل ومناقب دراصل ایک اصطلاح ہے جس سے مراد کسی معروف شخصیت کی تعریف وتوصیف بیان کرنا ہے۔ پھر اس میں اگر وہ شخصیت دینی ہو اور عالمِ اسلام کے لیئے نہایت اہم ومعروف ہو تو اس تعریف وتوصیف میں قرآن وحدیث اور اقوالِ صلحاء کے ذریعے سے بھی مدد لی جائے۔ اس موضوع کو ابتداء علومِ اسلامیہ سے ہی بہت شہرت حاصل رہی اور اسی دور سے جب کہ دیگر علوم پر کام ہوا تو اسے بھی ضبطِ تحریر کا جامہ پہنایا گیا ورنہ اس سے قبل یہ بھی زبان کی حد تک ہی محدود تھا پھر بعد میں اس پر بہت سے اہلِ علم نے توجہ دی اور نہایت گراں قدر کتب لکھیں۔ ''فیضِ ملّت'' نے اس موضوع کی جانب بھی توجہ کی اور اپنے اکابرین کی پیروی کا حق ادا کیا۔ ''فیضِ ملّت'' کی اس موضوع پر کئی تصانیف شائع ہوچکی ہیں اور اکثر غیر مطبوعہ ہیں۔ اس کے علاوہ دیگر کتب کے ذیل میں جو مواد تحریر کیا ہے وہ اس کے علاوہ ہے۔ فضائل میں اشخاص کے ساتھ افعال واعمال بھی داخل ہیں جیسا کہ نماز وغیرہ۔ اس لئے فیضِ ملت کے تحریر کردہ کتب ورسائل میں بہر دو صِنف پر طبع آزمائی کی گئی ہے۔ جس میں معمولاتِ اہلِ سنّت کے فضائل قرآن وحدیث کی روشنی میں نہایت خوبصورتی سے ضبطِ تحریر میں لائے گئے ہیں۔ جس سے معمولاتِ اہلِ سنّت کی حقانیت دنیا پر روزِ روشن کی مثل واضح ہوگئی ہے۔

﴿آئمہ اسلام کی چند کتب کا اجما لی تذکرہ﴾

۱)... الترغیب و الترھیب	علا مہ شیخ عبد العظیم منذری متوفی ۵۸۱ھ
۲)... عمل الیوم و الیلتہ	اما م عبدا لر حمٰن احمد نسا ئی متوفی ۲۱۵ھ
۳)... فضا ئل الصحا بہ	اما م عبد الرحمٰن احمد نسا ئی متوفی ۲۱۵ھ
۴)... الر یا ض النفرۃ فی منا قب العشرۃ	علا مہ ابو جعفر احمدمحب طبری متوفی ۶۱۵ھ
۵)... فضا ئل الصحا بتہ	اما م احمد بن حنبل متوفی ۲۴۱ھ
۶)... جو اھر البحا رفی فضا ئل النبی المختار	علا مہ یو سف نبھا نی متوفی ۱۳۵۰ھ
۷)... عزیز الاقتبا س فی فضا ئل اخیار النا س	شاہ عبدا لعزیز محدث دھلو ی
۸)... منا قبِ جلیلہ	شیخ القر آن عبدا لغفو ر ھزا روی

﴿فیضِ ملّت کی فضا ئل ومنا قب پر مشتمل تصا نیف کا اجما لی تذکرہ﴾

۱)... ابو ینِ مصطفیٰ ﷺ

۲)... منا قبِ اما م اعظم

۳)... فضا ئلِ درود شریف

۴)... فضا ئلِ اھلِ بیت

۵)... فضا ئلِ شبِ میلا د

۶)... فضا ئلِ قرآن مجید

۷)...فضائلِ بسم اللہ شریف

۸)... فضا ئلِ نکا ح

۹)... فضا ئلِ شبِ برأ ت

۱۰)... فضا ئلِ مسو اک

۱۱)... فضا ئلِ شھا دت

۱۲)... فضا ئلِ حسنِ اخلا ق

۱۳)... فضا ئلِ رمضا ن شریف

۱۴)... فضا ئلِ مدینه منو ره

۱۵)... فضا ئلِ مسجدِ اقصیٰ

۱۶)... فضا ئلِ عمر بز با ن حیدر

۱۷)... فا طمه زهر ارضی الله عنها

۱۸)... فضا ئلِ و منا قب چار یا ر

۱۹)... فضا ئلِ احسا ن

﴿فتنه وہا بیه و دیو بندیه کا رد﴾

مسلکِ مہذب اہلِ سنّت وجماعت کو ہر دور میں حق پر ہونے کی وجہ سے مختلف فتنوں کا سامنا لاحق رہا ہے۔کبھی یہ فتنے خوارج وروافض کی صورت میں نمودار ہوئے ہیں اور کبھی معتزلہ وقدریہ کی شکل وصورت میں اور اہلِ سنّت کی جانب سے آئمہ دینِ متین نے ہر دور میں اپنی اپنی استعداد کے مطابق ان کا قلع قمع کیا ہے۔اس دورِ پرآشوب میں اہلِ سنت کے مقابل چند ایسے فتنے لگا تار وجود پذیر ہوئے جو کہ گویا سابقہ تمام ملعونہ فتنوں کے اثاثوں کو اپنے اندر سموئے ہوئے ہیں اور اس کے باوجود بھی ان میں فسادو فتنے کیلئے بہت جگہ بچ رہی ہے۔اس دورِ حاضر میں اِن فتنوں کے سرخیل وہابی، دیوبندی، مودودی اور اُن کی دیگر کارندہ جماعتیں ہیں۔سابقہ علماءِ اہلِ سنّت کی مثل اس طرح کے فتنوں سے عوام کو بچانے کیلئے بے شمار علماء میدانِ عمل میں آئے اور اُن کا سدِّ باب کیا اُن میں خصوصیت کے ساتھ امامِ اہلِ سنّت الشاہ احمد رضا خان، علامہ فضل حق خیرآبادی وغیرہ اور ان کے خلفاء وشاگردین قابلِ ذکر ہیں۔"فیضِ ملّت" نے اس محاذِ علمی پر بھی اپنی لیاقت وصلاحیت کا لوہا منوایا اور ایسی لاتعداد درجنوں کتب لکھی جن سے اِن فتنوں کی کمر ٹوٹ گئی اور عوام الناس ان کی حقیقت اور اسلام دشمنی کو جان گئے۔ فجز اهم الله احسن الجزا ء

﴿آئمه اسلام کی فتنۂ وہابیه ، دیو بندیه کے رَد میں چند تصا نیف﴾

۱)... تحقیق الفتوی فی ابطا ل الطغوی — علا مه شیخ فضل حق خیر آبادی

۲)... سیف الجبا ر — علا مه فضل رسو ل بد ایو نی

۳)... رجم الشیا طین (۱۰ جلدیں) — علا مه مو لانا خیر الدین (وا لد مو لو ی ابو الکلام آزا د)

۴)... جزاء اللہ عدوہ بابا ء ختم النبوۃ — علامہ الشاہ امام احمد رضا خان

۵)... سبحان السبوح عن عیب کذب مقبوح — علامہ الشاہ امام احمد رضا خان

۶)... تجلی الیقین بان نبیاً سید المرسلین — علامہ الشاہ امام احمد رضا خان

۷)... تاریخِ نجد و حجاز — مفتی عبد القیوم ہزاروی

۸)... من عقائد اہل السنتہ — شیخ علامہ عبدالحکیم شرف قادری

۹)... زلزلہ و تبلیغی جماعت — علامہ ارشد القادری

﴿فیضِ ملّت کی فتنہ وہابیہ، دیوبندیہ و مودودیہ کے رد میں نہایت شاندار، دندان شکن علمی تصانیف﴾

۱)... آئینہ مودودی

۲)... آئینہ دیوبند

۳)... وہابی نامہ

۴)... وہابی، دیوبندی کی نشانی

۵)... وہابی، تاریخ و پہچان

۶)... تقلید آئمہ

۷)... تبرکات میں شفاء

۸)... آٹھ تراویح بدعت ہے

۹)... آمین آہستہ کہنے کا ثبوت

۱۰)... رفع یدین

۱۱)... وہابیوں کے دلچسپ مسائل

۱۲)... ٹھنڈی ظہر

۱۳)... قرأت خلف الامام

۱۴)... اسلام اور مودودی

۱۵)... جماعتِ ثانیہ کا ثبوت

۱۶)... ایک ٹیڈی مجتہد کی تحریر

۱۷)... تصحیح فتاویٰ دیو بند

۱۸)... الانصاف فی اختلاف الوہابیتہ والاحناف

۱۹)... الغضبان علی من جوزالکذب علی الرحمٰن

۲۰)... حنفی نمازِ جنازہ

۲۱)...ایک ٹیڈی مجتہد کی تحریر

﴿قادیانیت کا رد﴾

فتنۂ قادیانیت ایک سخت ترین فتنہ کا نام ہے سابقہ دور میں بھی اس کی مثالیں موجود ہیں جیسا کہ مسلیمہ کذاب اور دیگر جھوٹے نبوت کے دعویدار وغیرہا ہے مگر اس فتنۂ میں سابقہ فتنوں کی بانسبت کچھ اور ہی انتہاپسندی کا رنگ تھا ایک تو اس اس وجہ سے بھی کہ اس فتنہ قادیانیت کی خرافات کو سہارا دینے والے کوئی غیر نہ تھے بلکہ خود کو مدعیانِ اسلام اور محافظِ دین گردانتے تھے اور دوسرا یہ کہ اس شیطانی فتنے کو اسلام دشمن عناصر اور اس وقت کی بڑی شیطانی وطاغوتی طاقتوں کی بھرپور حمایت حاصل رہی جس کی وجہ سے اس کے بداثرات کافی حد تک عوام الناس کے مذہبی ودینی جذبات وخیالات کو مجروح کرتے رہے جب اس فتنے نے زور پکڑا تو وہ علماء جن کے سینے قرآن وسنّت اور عشقِ رسالت سے معمور تھے میدانِ عمل میں آئے اور انہوں نے اس قادیانی کی شیطانی دنیا کے سامنے عیاں کردی اس کے جھوٹے دعوؤں کو دنیا کے سامنے لاکر بے نقاب کیا اور ہر طرح سے علمی، تحقیقی، تقریری، تحریری محاذوں پر اپنے دینِ متین کی محافظت کی اور شیطانی عزائم کو طشتِ ازبام کرڈالا۔ اس فتنے کے سدِ باب کیلئے جہاں دیگر علماء اہلِ سنّت نے حصّہ لیا وہیں ''فیضِ ملّت'' نے بھی کئی لاجواب کتابیں لکھ کر اس شیطانی فتنے کو پسِ پا ہونے پر مجبور کردیا۔ فجزاھم اللہ

﴿علمائے اہلِ سنّت کی قادیانیت کے رد میں چند تصانیف کا تذکرہ﴾

۱)... فتح رحمانی	علامہ مفتی غلام دستگیر حنفی قصوری
۲)... تحقیقاتِ دستگیریہ	علامہ مفتی غلام دستگیر حنفی قصوری
۳)... آفتابِ صداقت	علامہ مفتی غلام رسول حنفی امرتسری

۴)... شمس الھدا یہ علا مہ شیخ سید پیر مہر علی شا ہ گو لڑوی

۵)... سیف چشتا ئی علا مہ شیخ سید پیر مہر علی شا ہ گو لڑوی

۶)...قھر الدیا ن علی مرتد بقا دیا ن اما م اھلِ سنّت علا مہ شا ہ احمد رضا خان

۷)... السوء وا لعقا ب علی المسیح الکذا ب امام اھلِ سنّت علا مہ شا ہ احمد رضا خان

فیضِ ملّت کی فتنہ قا دیا نیت کے متعلق چند اہم تصا نیف

۱)... آئینہ مرزا نما

۲)... ردِ مرزا ئیت

۳)... قا دیا نی کا فر کیو ں ؟

۴)...پرو یز اور اس کا رد

۵)... حملہ قا دیا نی بر امام شعرا نی

۶)... قا دیا نی انگریزی پو دا

۷)... قا دیا نی کی کہا نی اسکی اپنی زبا نی

۸)...قھرِ سبحا نی بر دجا ل قا دیا نی

۹)... مرزا قا دیا نی کے جھو ٹے دعوے

۱۰)... اسلام کی فتح عر ف منا ظرہ مسلما ن اور مرزا ئی بے ایما ن

۱۱)... قا دیا نی مذھب کا علمی محا سبہ

۱۲)... لانبی بعدی

۱۳)... قربا نی اور پر ویزی

۱۴)... ھلاکتِ پرویز

ردِ عیسا ئیت و یہو دیت

اللہ تعالیٰ قرآن پاک میں ارشاد فرماتا ہے۔ یہ یہود و نصاریٰ ہرگز تمہارے دوست نہیں ہو سکتے۔(الایۃ)

اس کے علاوہ دیگر کئی آیت بینات میں عیسائیوں اور یہودیوں کی اسلام دشمنی سے مسلمانوں کو خبردار کیا جارہا ہے۔ جناب

رسالت مآب ﷺ کی آمد سے ہی ان کے دلوں میں حسد وعداوت موجزن ہوگئی اورانہوں نے دینِ اسلام کومٹانے کیلئے ہرطرح سے اپنے زوروطاقت کواستعمال کیااور کررہے ہیں لیکن اللہ تعالیٰ کے فضل وکرم سے دینِ اسلام روشن وتابندہ ہوتا جارہاہے۔کئی آئمہ دین نے اس موضوع پرقلم اُٹھایااورخودان کی تحریف کردہ کتابوں سے ہی اُن کودینِ اسلام اور جنابِ رسالت مآب ﷺ کی سچائی وصداقت کے حوالے دکھائے مگرچونکہ ان کے دلوں پر پردہ آچکاہےاس لئے اُنہوں نے بجائے تسلیم کرنے کے دینِ مبین اورقرآنِ عظیم کے متعلق خرافات نکالناشروع کردیں۔اللہ تعالیٰ کے فضل وکرم سے علمائے اسلام نے پھران کے اس لایعنی اعتراضات وخرافات کے تحقیقی وعلمی منہ توڑجوابات دیئے۔انہی علماء میں ''فیضِ ملّت'' بھی ہیں جنہوں نے عیسائیت اوریہودیت کانہایت ثابت قدمی سے مقابلہ کیااورکئی تحقیقی رسائل لکھ کر دینِ متین کی محافظت کاحق اداکیااورلوگوں کوان اسلام دشمن عناصر کے اصل مقاصدوعزائم سے آگاہ ومطلع کیاتاکہ مسلمان ان سے بچیں اوراپنے مذہب ودین کوان اسلام دشمنوں کے بداثرات سے محفوظ رکھیں۔

﴿فیضِ ملّت کی ردِ عیسائیت ویہودیت سے متعلق چند اہم تصانیف﴾

۱)... اسلام اور عیسائیت کا موازنہ

۲)... اسلام اور عیسیٰ علیہ السلام

۳)... ازاحتہ التلویث فی عقیدۃ التثلیث

۴)... الامیر النجیح فی حیاۃ المسیح

۵)... ردِ عیسائیت

۶)... ذبیحہ نصرانی

۷)... الاتقان فی الرد علی التکرار فی القرآن

۸)... ذکر النبی الجلیل فی الزبور والتورۃ والانجیل

۹)... یہود کی نبوت دشمنی

۱۰)... ردِ کمیونسٹ

۱۱)... تقابلِ ادیان

﴿ردِ شیعہ مذہب﴾

اسلام کو جس قدر نقصان اسلام کے اپنے مدعیوں نے دیا ہے اس قدر غیروں نے نہیں دیا منجملہ ان فتنوں میں سے جن سے اسلام کو بیش بہا نقصان پہنچا ہے، فتنہ شیعہ ہے، یہ اسلام کے اوائل سے ہی اسلام کی تعلیمات کی مخالفت کر رہا ہے اور لوگوں میں فساد کی ہوا کو زور دے رہا ہے۔ صحابہ کرام سے بغض وعداوت، خلفاء ثلاثہ کے خلاف تبرا بازی، اسلامی احکامات میں دخل اندازی وغیرہ ان کا ازلی وطیرہ رہا ہے۔ ان کی مرّتب کردہ سازشوں کی وجہ سے کئی الم ناک واقعات رو نما ہوئے جن کا خمیازہ آج تک اُٹھایا جا رہا ہے۔ آئمہ اسلام نے اس فتنے کی ابتداء ہی سے مخالفت کی اور ان کی قباحتوں اور برائیوں کا پردہ چاک کیا نیز اس موضوع پر نہایت تحقیقی وگراں قدر کتابیں تصنیف کیں جن سے ان کے چہرے بے نقاب ہوئے اور دنیا نے ان کے اصل مقاصد سے آگاہی حاصل کی کہ کسی طرح اسلام کا لبادہ اوڑھ کر یہ دینِ متین کو نقصان پہنچا رہے ہیں۔

اس سلسلہ میں کئی صد کتابیں مختلف علماءِ دین نے لکھی جن کا ذکر یہاں طوالت سے خالی نہیں "فیضِ ملّت" نے بھی ان کے عزائم ومقاصد کو خاک میں ملانے اور دینِ اسلام کی حفاظت کرنے کیلئے اس کو اپنا موضوعِ قلم بنایا اور شیعہ فرقہ کے عقائد اور مسائلِ قبیحہ کے رد میں بے مثال تحریری خدمات سرانجام دیں۔ شیعہ فرقے والے صحابہ کرام کے خلاف نہایت گستاخانہ جملے کہتے اور ان صحابہ کی شان کو گھٹانے کی ہر ممکن کوشش کرتے ہیں بالخصوص خلفاء ثلاثہ اور امیر معاویہ و بی بی عائشہ رضی اللہ عنہا تو فیضِ ملّت نے جہاں اُن کے اعتراضات کے منہ توڑ جوابات دیئے وہیں اِن صحابہ کی عظمت وشان کو خود اِن شیعہ حضرات کی کتب کے حوالے سے بھی ثابت کیا اور ان پر لگائے گئے مطاعن کے نہایت مدلل جوابات دیئے جس سے جاء الحق و زھق الباطل کا منظر نظر آنے لگا اور پھر شیعہ فرقے کیلئے ان جوابات ودلائل کا کوئی توڑ باقی نہ رہا گویا "صم بکم عمی فھم لا یرجعون" کا عملی نمونہ نظر آنے لگا۔

﴿فیضِ ملّت کی رَدِ شیعہ سے متعلق چند قابلِ قدر تصانیف﴾

۱)... الاعلام فی فرق الاذان بین الرفض والسلام

۲)... تسوید وجوہ الشیعہ باظہار عقائدھم

۳)... حسن النظام فی تحقیق الامام

۴)... تطہیر الجنان عن مطاعن عثمان ابنِ عفان

۵)... حدیثِ قرطاس کے تحقیقی جوابات

۶)... امیر معاویہ رضی اللہ عنہ اور یزید

۷)...احکام التعزیہ

۸)... باغِ فدک

۹)... امیر معاویہ رضی اللہ عنہ

۱۰)... آئینہ شیعہ نما

۱۱)... تاریخ شیعہ فرقے

۱۲)... شیعہ کا متعہ

۱۳)... فضائل صدیق اکبر از کتبِ شیعہ

۱۴)... شیعہ کا عقیدہ امامت

۱۵)...اُم المؤمنین سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا

اوراد ووظائف

اورادووظائف ابتدائے اسلام ہی سے مسلمانوں میں رائج ومعروف ہے مگر اس وقت چونکہ نزول قرآن کا دور تھا جو کہ بذاتِ خود ہی باعث خیر وبرکت تھا اور پھر ذاتِ رسالت مآب ﷺ بھی ان کے مابین رونق افروز تھی اس لیئے اس دور میں ہر طرف خیر وامن کا ہی دور دورہ تھا پھر زمانہ کے گذرنے کے ساتھ ساتھ اس میں بھی تنزل آتا رہا لہذا بعد کے اکابرین آئمہ نے اس سلسلہ اورادووظائف کا باقاعدہ احیاء کیا جو کہ آج تک جاری وساری ہے اور عوام الناس اس کی برکات سے مستفید ہورہے ہیں اور اس کی اصل خود قرآن وحدیث سے ثابت ہے اگرچہ بعض لوگ لاعلمی یا تعصب کی بنا پر اس سے انکار کرتے ہیں۔ ابتداء میں اورادووظائف وغیرہ قرآنِ پاک کی آیات سے یا دعائے ماثورہ کے ذریعہ کرتے تھے پر بعد میں اس فن کے کاملین اولیاء کے معمولات کو بھی شامل کرلیا گیا جو کہ درحقیقت قرآن وسنّت ہی سے مستنبط ہیں۔ لہٰذا مختلف سلاسلِ طریقت کے مابین ان کے اکابرین کے ارشادفرمودہ یا اختیار کردہ معمولاتِ وظائف اپنائے جاتے ہیں۔ جس کی برکت سے مشکلات ومصائب اور دیگر آفتوں سے نجات وپناہ ملتی ہے۔ فیضِ ملّت نے اس سلسلے

میں بھی کئی قابلِ قدر کتابیں تحریر کیں ہیں جن میں قرآن وحدیث اور آئمہ دینِ متین سے حاصل شدہ وظائف واوراد کو تحریر کیا ہے اور ساتھ ساتھ ان کے پڑھنے کے آداب وشرائط اور خواص بھی لکھے ہیں کیونکہ اگر بغیر آداب وشرائط کا لحاظ رکھے ان اوراد ووظائف کو پڑھا جائے تو ان سے درست نتائج حاصل نہیں ہوتے اس لئے فیضِ ملّت چونکہ بذاتِ خود عرصہ دراز سے اس روحانی سلسلے سے وابستہ ہیں لہٰذا اُنہوں نے اپنے علم اور تجربے کی بنیاد پر نہایت جامع ومانع وظائف عوام الناس کی سہولت کیلئے یکجا کر دیئے ہیں۔ جس سے اہلِ اسلام فیضیاب ہو رہے ہیں اور ہوتے رہیں گے۔

(انشا ء اللہ)

«فیضِ ملّت کے اوراد ووظائف پر مشتمل تصانیف کا اجمالی تذکرہ»

١)... تعویذات و عملیاتِ اُویسی

٢)... سلسلہ اُویسیہ کے اوراد و وظائف

٣)... درود و سلام سے چین و آرام

٤)... رزق میں برکت کے وظائف

٥)... زیارتِ رسول ﷺ کے مجرب وظیفے

٦)... اورادِ غوثیہ

٧)... غم ٹال وظیفے

٨)... دعائے حزب البحر ترجمہ و حواشی

٩)... دلائل الخیرات ترجمہ و حواشی

١٠)... استخارہ

١١)... خواص اسماء الٰہی

١٢)... خزینہ عملیات

١٣)... خواص قرآن مجید

١٤)... دعائے مغنی سیدنا اُویس قرنی

١٥)... مرقع کلیمی مع اوراد و وظائف اُویسی

اخلاق و آداب

اسلام میں ایک مسلمان کو کامل مسلمان بننے کیلئے اصلاحِ عقائد و اعمال کے ذریعہ سے خود کو سنوارنا پڑتا ہے۔ اسلام میں جس قدر زور عقائد کی اصلاح پر دیا گیا ہے اسی قدر اس بات پر بھی تنبیہ کی گئی ہے کہ اپنے اعمال و افعال اور اخلاق و اطوار کی بھی اصلاح کی جائے قرآن وسنّت کی بے شمار واضح نصوص اس مقصد کیلئے ہمارے سامنے موجود ہیں۔ ان تمام کا خلاصہ اس آیت میں موجودر ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔

لقد کان فیکم رسول اللہ اسو ۃ حسنۃ

ترجمہ تمہارے لئے رسول اللہ ﷺ کی حیاتِ مبارکہ بہترین نمونہ ہے۔

تو ایک مسلمان کو چاہیئے کہ وہ حضور نبی کریم ﷺ کی زندگی مبارکہ کو اپنے لئے مشعل راہ بنالے یہی اس کی کامیابی کی ضمانت ہے۔ خود حضور ﷺ نے ساری زندگی اعلیٰ اخلاق کی تعلیم دی۔ کہیں تو ارشاد فرمایا۔ کامل مسلمان وہ ہے جس کے زبان و ہاتھ سے دوسرے مسلمان محفوظ رہیں۔ کہیں فرمایا جو ہمارے بڑوں کی عزت اور چھوٹوں پر شفقت نہ کرے وہ ہم میں سے نہیں الغرض ایسی کئی احادیث مبارکہ اخلاق وآداب کی تعلیم کیلئے وارد ہوئیں ہیں اور یہ بھی ایک تسلیم شدہ حقیقت ہے کہ انسان فطری طور سے قصص وحکایات سے دلچسپی رکھتا ہے میرے خیال میں اس فطری خواہش سے جنگ کرنے کے بجائے اسے صحیح رخ پر لگا دینا زیادہ مفید اقدام ہے۔ تجربات شاہد ہیں کہ ایک ہی بات جو براہِ راست درس و پیغام کے انداز میں کہی گئی ہو عام طبیعتیں اس سے مانوس نہیں ہو سکیں لیکن وہی بات جب کہانی کے سانچے میں ڈھل گئی تو حلق کے نیچے اُترنے میں زیادہ دیر نہیں لگی۔

"فیضِ ملّت" نے اخلاق وآداب کیلئے ہر دو طرح سے اپنی تحریرات کو مرتب کیا یعنی قرآن وحدیث اور اقوال آئمہ کے ذریعے سے بھی اصلاح اخلاق وآداب کا سامان مہیا کیا اور مختلف اسلامی سبق آموز کہانیوں سے بھی اس معاملے میں مدد لی اس سلسلے میں آپکی کئی تصانیف موجود ہیں۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ ان کی برکات سے عوام الناس کو مستفید فرمائے تاکہ وہ اپنے اخلاق کی بہتری کرکے ایک اچھے اور باعمل وباکردار مسلمان بن سکیں۔

فیضِ ملّت کی اخلاق و آداب پر مشتمل چند اہم تصانیف

۱) ...آدابِ طلبائے اسلام

۲) ... آدابِ معاشرہ

۳) ... اخلاق ساز کہانیاں

۴) ... اسلامی ھنسی مذاق

۵) ... ادبو اولاد کم

۶) ... ثقافت پر غلاظت

۷) ... اولاد کی تربیت

۸) ... اصلاحِ معاشرہ

۹) ... گداگری اور اس کا علاج

۱۰) ... کسب الکمال فی برکات رزق الحلال

۱۱) ... اسلامی طلبہ کو قیمتی مشورے

۱۲) ... دوستی کے آداب

۱۳) ... آداب المرشد والمرید

«فیضِ ملت کی علمِ لُغت سے متعلق چند تصانیف کا اجمالی تذکرہ»

۱) ... فیض اللغات

۲) ... لغات القرآن

۳) ... لُغاتِ عجیبہ

۴) ... اردو محاورات

۵) ... الفاظ مترادفیہ

۶) ... اردو کہاوتیں

۷) ... اردو تذکیر و تانیث

۸) ... القول المالوف فی تحقیق الحروف

﴿فیضِ ملّت کی علم قرأت و تجوید سے متعلق چند تصا نیف کا اجما لی تذکرہ﴾

۱) ...فضا ئلِ تجو ید

۲) ... رفع الفسا د فی مخر ج الظا ء و الضا د

۳) ... ترجمہ و شرح شا طبیہ

﴿فیضِ ملّت کی علمِ بلا غت و فصا حت و ادب سے متعلق تحر یر کردہ چند اہم تصا نیف﴾

۱) ... ترجمہ و شرح مطو ل

۲) ... ترجمہ و شرح تلخیص المفتا ح

۳) ... ترجمہ و شرح مختصر المعا فی

۴) ... الامتیا ز بین الحقیقتہ و المجا ز

۵) ... عربی بول چا ل مع قو اعد

۶) ...تمر ین الادب العربی

۷) ... استعا رہ

﴿فیضِ ملّت کی علمِ میراث سے متعلق تصا نیف﴾

۱) ... زبدۃ المیر اث ترجمہ و شرح سر اجی

۲) ... مسائلِ میراث

۳) ... شرح ابیات ِمیراث

۴) ... فتا ویٰ میرا ث (مشمو لہ فتا ویٰ اُویسیہ)

﴿فیضِ ملّت کی علمِ قیافہ پر مشتمل تصنیف﴾

۱) ... علم القیا فہ

﴿فیضِ ملّت کی علمِ نجوم پر مشتمل تصنیف﴾

۱) ... قواعد العلوم فی قواعد النجوم

﴿فیضِ ملّت کی علمِ عروض وکوافی پر مشتمل تصنیف﴾

۱) ...نعم الکافی فی قواعد العروض والکوافی

﴿فیضِ ملّت کی فن غیرِ منقوط پر مشتمل تصنیف﴾

۱) ... ترجمہ دیوانِ جامی بے نقطہ

۲) ... غیر منقوط اُویسی

﴿فیضِ ملّت کی تبلیغی جماعت کے رد پر مشتمل تصانیف﴾

۱) ...تبلیغی جماعت کا شناختی کارڈ

۲) ... تبلیغی جماعت کی حقیقت

۳) ... تبلیغی جماعت کے کارنامے

﴿فیضِ ملّت کی ردِ نیچریت پر مشتمل تصانیف﴾

۱) ... ردِ نیچری

۲) ... نیچری نظریات

﴿فیضِ ملّت کی علمِ حیاتیات سے متعلق چند تصانیف کا تذکرہ﴾

۱) ...حیاۃ الحیوان (عربی)علامہ دمیری ترجمہ وحاشیہ

۲) ...عجائب المخلوقات

۳) ...جانوروں کے حقوق

۴) ...علم الحیوان

۵) ... دائرہ علومِ حیوانات ونباتات

۶) ...جانوروں کی دنیا

﴿فیضِ ملّت کی سیاحت و سفر نامہ پر مشتمل علمی تصانیف کا تذکرہ﴾

۱) ... سفر نامہ عراق و کربلا معلی

۲) ... سفرنامہ انگلینڈ و حجاز

۳) ... اُویسی سفر نامہ ۱۴۱۱ھ

۴) ... راز و نیاز (۵ جلدیں)

۵) ... سفرنامہ سندھ

۶) ... سفر نامہ بلوچستان

۷) ... سفر نامہ پنجاب

﴿فیضِ ملّت کی سائنس اور اسکی جدید ایجادات سے متعلق چند تصانیف﴾

۱) ... قرآن اور سائنس

۲) ... سائنس اور اسلام

۳) ... سائنس اور کلمۂ اسلام

۴) ... چاند تک پہنچا

۵) ... سائنس رسول ﷺ کے قدموں میں

۶) ... ٹیسٹ ٹیوب بے بی

۷) ... برتھ کنٹرول

۸) ... مسلمان سائنسدان

۹) ... سائنسی نو ایجادات

۱۰) ... سیّارہ

۱۱) ... سائنس اور معجزات

﴿فیضِ ملّت کی علمِ تعبیر الرویا سے متعلق چند تصانیف کا تذکرہ﴾

۱) ... احسن الکلام فی تعبیر الرویا و المنام

۲) ... الاعلام فی تعبیر الاحلام

۳) ... کا شف اسرار خو اب

۴) ... خو ابو ں کی دنیا

۵) ... ترجمہ تقطیرالانا م

﴾فیضِ ملّت کی فا رسی کتب کے ما یہ نا ز ترا جم و شروح اور کتب قواعدِ فارسی کا تذکرہ﴿

۱) ... فیضِ یزداں ترجمہ و شرح گلستان

۲) ... فیض الغفا ر ترجمہ و شرح پند نا مہ عطار

۳) ... فیضِ یزدا ں ترجمہ و شرح بو ستا ں

۴) ... فیضِ دستگیر ترجمہ و شرح صر ف میر

۵) ... فیض ِقلندر ترجمہ و شرح سکندر

۶) ... فیضِ حمیر ا ترجمہ و شرح یو سف زلیخا

۷) ... اُویسی نا مہ مع قوا عد و قوا نین فارسی جلد اوّل

۸) ... اُویسی نا مہ مع قوا عد و قوا نین فارسی جلددوم

۹) ... اُویسی نا مہ مع قوا عد و قوا نین فارسی جلدسوم

۱۰) ... اُویسی نا مہ مع قوا عد و قوا نین فارسی جلدچھا رم

۱۱) ... اُویسی نا مہ مع قوا عد و قوا نین فارسی جلدپنجم

۱۲) ... فیضِ رضا ترجمہ و شرح کریما

۱۳) ... فضلِ الٰہی ترجمہ وشرح صرف بھا ئی

۱۴) ... تحفتہ النصا ح فارسی مع حاشیہ و ترجمہ

۱۵) ... بدائع منظوم فارسی مع حاشیہ و ترجمہ

متفرقات

۱) ...رسائلِ اُویسیہ	۵ جلدیں
۲) ... فیصلہ ھفت مسئلہ	۱۰ جلدیں
۳) ... کار آمد مسئلے	۵حصّے
۴) ... کشکولِ اُویسی	۱۰ جلدیں
۵) ... خواتین کا اسلامی نصاب	۵ حصّے
۶) ... مقالاتِ اُویسی	۲ جلدیں
۷) ... بیاضِ اُویسی	۴ جلدیں
۸) ... اسلامی پھیلیاں	۲ حصّے
۹) ... گستاخوں کا بُرا انجام	۲ جلدیں
۱۰) ...مواعظِ اُویسیہ	۱۰ جلدیں

نوٹ اِن متفرقات کتب میں صرف مبسوط کتب کا شمار کیا گیا ہے وہ بھی صرف چند کا ورنہ متفرقات کی تعداد بھی بے شمار ہے۔

درد میرا پہچان تو

اپنا کیا حال ہے اسلاف کی حالت کیا تھی
اپنی توقیر ہے کیا ان کی وجاہت کیا تھی

آج کل مسلمانوں میں علمی دنیا میں جو افسردگی اور عزائم و مقاصد میں جو پژمردگی چھائی ہوئی ہے اسے دیکھ کر بہت مشکل سے یہ باور ہوتا ہے کہ کبھی ہم میں ایسے لوگ بھی تھے جو علم کی دھن میں براعظم اور سمندروں کا طے کرنا۔ ہزاروں میل پیدل چلنا اور اساتذۂ علم کی خدمت میں حاضر ہونا بڑی سعادت جانتے تھے اور تحصیلِ علم کا حق ادا کرتے تھے۔ مگر یہ تو ہمارے اسلاف کی حالت تھی ہماری حالت تو زبوں سے زبوں تر ہوتی چلی جارہی ہے۔ اب ہم میں صرف اس کمال کی

باتیں ہی باقی رہ گئی ہیں بقول حالؔی

؎ فضل و ہنر بڑوں کے گر تم میں ہوں تو جانیں
گر یہ نہیں تو بابا وہ سب کہانیاں ہیں

جب سے ہم نے علم کی محبت کو دل سے نکال دیا اور اسکی تحصیل میں کوششیں چھوڑ دیں تو نتیجہ یہ ہوا کہ ہمارے مخالفین نے اسے اپنا لیا اور آج وہ لوگ جو کہ کل تک ہماری غلامی میں تھے خود حاکم بن بیٹھے مسلمانوں کی خستگی کی بنیادی وجہ اپنے اسلاف کی پیروی سے روگردانی اور علم دوستی سے دوری ہے اگر آج بھی ہم اس کھوئے ہوئے کمال کو پالیں تو عروج و ترقی کے فاصلے ہم سے زیادہ دور نہیں۔

؎ ضعف ہو لاکھ مگر دشت نوردی نہ چھٹے
حشر تک چاہے مجنوں کی طرح نام چلے

اگر سچی لگن سے اس مقام تک پہنچ گئے تو وہ دن دور نہیں کہ ایک بار پھر پوری دنیا میں مسلمانوں کی ہیبت وعظمت کا پرچم ہر سو لہرائے گا۔

آج بھی اگر مخالفین کے کتب خانوں میں جا کر دیکھا جائے تو پتہ چلے گا کہ ان کے پاس اپنا کچھ بھی نہیں سارا کا سارا علمی اثاثہ مسلمانوں کا ہے۔لندن لائبریری، آکسفورڈ یونیورسٹی وغیرہ میں آج بھی ہمارے اکابرین کے مخطوطات وکتب کا ذخیرہ موجود ہے۔جس سے وہ لوگ بھرپور استفاضہ کررہے ہیں کیونکہ ہم نے اپنے آئمہ واکابرین کی علمی میراث کو نہ سنبھالا اور رفتہ رفتہ وہ تمام گوشہ گم نامی میں چلی گئی۔اگر ان کی قدر ہوتی، حفاظت کی جاتی تو آج علمی دنیا میں ہمارا بھی ایک مقام ہوتا دورِ قریب میں امام اہلِ سنّت الشاہ احمد رضا خان رحمۃ اللہ علیہ کی مثال ہمارے سامنے موجود ہے۔ان کی کتابوں کے بارے میں سوانح نگاروں نے ایک ہزار کی تعداد کو بیان کیا ہے مگر فی الوقت وہ ایک ہزار کہاں گئی۔کچھ پتا نہیں سوائے چند کے بقیہ تمام یا تو حوادثاتِ زمانہ کی نظر ہو گئیں یا پھر دیمک کی نظر۔آج ہمارے مخالفین اعلیٰ حضرت پر اعتراض کرتے ہیں کہ وہ علمِ حدیث سے عاری تھے۔وغیرہ وغیرہ اگر چہ یہ ان کی تعصب پرستی پر مشتمل ہے۔لیکن میرے اعلیٰ حضرت کی اگر علمِ حدیث پر مشتمل تصانیف شائع ہو جاتیں اور یہ مخالفین اسے دیکھ لیتے تو یقین جانیئے یہ اپنی حدایث

دانی بھی بھول جاتے اور میرے امام کی فقاہت و امامت کو تسلیم ضرور کرتے۔

الغرض اگر ہمارا یہی طریقِ زندگی رہا تو ہم اس کا خمیازہ کس طرح برداشت کریں گے یہ کہنا اور اندازہ لگانا کچھ مشکل نہیں۔ لہٰذا اب بھی وقت ہے کہ ہمارے اکابرین بالخصوص ''فیضِ ملّت'' کی تصنیفی خدمات کو منصۂ شہود پر لائیں اور دینِ متین کی ترویج و اشاعت میں ایک گراں قدر باب کو معرضِ وجود میں لائیں تا کہ جو علمی نقصان ہو چکا اس کی تلافی ہو سکے۔

اس ''مظلوم مصنّف'' کا حقیقی مقصد یہی ہے کہ عام حالت سے نکل کر علمی دنیا میں انقلاب برپا کیا جائے اور اہلِ سنّت و جماعت کی حقانیت کا پرچم ہر سو لہرائے۔ آمین آمین آمین بجاہ النبی الامین ﷺ